


کیفیت مختصر

جلسۂ ہفتم ندوۃ العلماء واقع عظیم آباد پٹنہ

۹-۱۰-۱۱-۱۲-رجب ۱۳۲۴ھ روز یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ مطابق ۴-۵-۶

نومبر ۱۹۰۶ع کو

عظیم آباد پٹنہ مین نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا

مرتبہ

مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک و ایڈیٹر الپنچ بانکی پور



یونین پریس الپنچ بانکی پور مین چھاپی گئی

مقاصد

(۱) جماعت علما مین باہمی ربط و اتحاد کا پیدا کرنا
(۲) علما اور عامہ مسلمانون کے باہمی شرمناک نزاعون کا انسداد اور اختلافی مسائل مین بانہ رد و قدح کا بند و بست
(۳) ضرورت زمانہ کے مطابق نصاب تعلیم کی اصلاح و ترمیم اور علوم دین کی ترقی اور تہذیب اخلاق۔
(۴) ایک عظیم الشان اسلامی دار العلوم قائم کرنا جسمین تمام علوم و فنون عربیہ دینیہ کے علاوہ عملی صنائع کی بھی تعلیم ہوگی
(۵) ہندوستان کے مختلف حصون اور ممالک غیر مین اسلام کی اشاعت اور اوسکی برکات مثلاً دینداری و تہذیب اخلاق و حسن معاشرت و تمدن وغیرہ کا پھیلانا۔
(۶) دینی امور کے واسطے ایک محکمہ افتا کا قائم کرنا جسمین جید عالم اور مستند مفتی ہون۔
(۷) مسلمانون کی عام صلاح و فلاح کی تدابیر (ملکی معاملات کو چھوڑ کر)

قواعد رکنیت ندوۃ العلما

(۱) ہر مسلمان کم از کم دو روپے سالانہ دینے پر ارکان ندوۃ العلما مین شامل ہو سکتا ہے عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہے۔
(۲) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب تفصیل ذیل مندرج ہین :- (۱) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (۲) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا۔ (۳) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا۔
(۳) روداد جلسہ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دیجائیگی اور جلسہ عام مین اونکو تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسہ انتظامیہ کی ممبری کے واسطے منتخب ہو سکینگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون۔ اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہون
(۴) اراکین کو وہ کتابین جو اونکی رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثنای روداد کے نصف قیمت پر ملسکینگی

طلبا کو اطلاع

جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۶ ہجری سے دار العلوم کے درجہ ادنے کا افتتاح گولہ گنج لکھنؤ مین ہو گیا ہے اسمین جو طلبا داخل ہونا چاہتے ہون وہ اخیر ورق مین داخلہ کے قواعد کو دیکھ لین۔



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

پٹنہ کی خوش نصیبی تھی کہ **ندوۃ العلما** سا مقدس جلسہ یہاں مدعو ہوا۔ اور صدہا علما اور مشائخ کی زیارت نصیب ہوئی کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِہٖ شوال ۱۳۱۷ھ سے اسی مبارک دن کا انتظار کر رہے تھے۔ اور طاعون کی وجہ سے اپنے وقت پر اجلاس کے نہونے سے سمجھ چکے تھے کہ شاید ہماری بدنصیبی ہمارے پاکیزہ مشرب علما و مشائخ کی زیارت سے ہمکو محروم رکھیگی۔ مگر ہمکو مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا کا شکر گزار ہونا چاہئے جنکی توجہ اور ہمدردی اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و

وآنریری مجسٹریٹ کی کوشش نے ماہ رجب میں ہماری آنکھونکو وہ نظارہ دکھاہی دیا جسکو ہمنے کبھی نہ دیکھا تھا اور اب اسکو کبھی نہ بھولینگے - جلسہ کی تاریخین ۴ - ۵ - ۶ - نومبر مطابق ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - رجب ۱۳۱۸ھ کے مقرر کی گئی تھین - مگر ۲ نومبر سے مہمانون کی آمد شروع ہوئی - اسٹیشن سے مکان جلسہ تک گاڑیونکا تانتا لگا ہوا تھا - یون تو جلسہ کا مکان ہی جو قدرتی طور پر یا یون کہئے کہ خدا نے پہلی ہی سے اس متقدس جلسہ ندوۃ العلما کے اجلاس کے لئے بنوا رکھا تھا بہت ہی وسیع تھا سامنے نہایت ہی خوبصورت بلند شہ نشین اور اوسکے دونون بازوون مین دو منزلے کمرے اور اتنے وسیع کہ ہر ایک مین دس دس اور بیس بیس مہمانونکی گنجایش آسانی سے ہوسکے - مگر مہمانون کی کثرت سے تیسرکی اور بارہ مکانات بھی خالی کرا لئے گئے تھے - اور وہان بھی رہنے سہنے کا معقول انتظام کیا گیا تھا - بیگم پور (پٹنہ) اسٹیشن پر مولوی حافظ سید نذرالرحمن صاحب سکرٹری بابت استقبالی کا کیمپ تھا - جسمین انکی اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس پھلی کی طرف سے مہمانون کے لئے چاء بسکٹ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا - اس کیمپ کے متعلق بیس والنٹیر تھے - اللہ رے ان بچون کا جوش پریشانی اور دوڑ دھوپ کو تو خاطر مین کبھی نہ لاتے تھے - کسی کام مین انکھین عار نہین کسی خدمت مین ادنکھین عذر نہین - ایکدفعہ تو ہمنے اپنی آنکھو نسے دیکھا کہ تین چار پرجوش والنٹیر ایک گاڑی جسکے گھوڑے بروقت موجود نہ تھے خود کھینچے لئے آرہے تھے - ٹرین نے سیٹی دی اور والنٹیرونکی بچین جماعت آراستہ ہونے لگی - ادھر ٹرین پہونچی اور یہ پرجوش گروہ ہا تھہ

مین جھنڈیان سئے پلیٹ فارم پر سنت باندھکر کھڑا ہو گیا - والنٹیرون کے
سینون پر نیلے بیج لعدار نشان - ہاتھ مین جھنڈیان - چہرون پر جوش مسرت
کی جھلک - کچھ ایسا دلربا منظر پیش کر رہا تھا کہ دیکھنے والون کے دلون
مین گدگدی سی پیدا ہو جاتی تھی - گاڑی سے مہمان اُترے اور ان والنٹیرون
نے ہاتھون ہاتھ لیکر جماعت استقبالی کے کیمپ تک پہونچا دیا جسکے گرد
جلسہ کی متعدد گاڑیان مہیا رہتی تھین - جبتک مہمانون نے چائے پانی
فرصت کی تب تک سکرٹری جماعت استقبالی نے ایک چک کو ممو کیا
جسمین مہمان کا نام بقید سکونت لکھا ہوتا تھا - اور نیز اوس مکان کا نام جہان
وہ ٹھہرائے جائینگے - یہہ چک والنٹیرون کے حوالے کر دیا جاتا تھا کہ مہمان کو
ساتھ لئے ہوئے اونکی قیام گاہ کو پہونچا دین - راستہ بیرون مکان مین جہان
رہنے سہنے کا کافی انتظام کیا ہوا ہوتا تھا مہمانون کو پہونچا کر وہ چک دفتر
واقفیت' مین لا داخل کرتا تھا جسکا ایک حصہ دفتر مین رکھ لیا جاتا تھا اور
اوسکا مثنے باورچیخانہ مین بھیجدیا جاتا تھا کہ اوسکے مطابق مہمانون کی قیامگاہ
پر کھانا بھیجوا دیا جاوے - ہر مکان مین فرش - کھاٹین اور میٹھے پانی کے گھڑے
صراحیان - گلاس - روشنی کیلئے ایک لیمپ - ٹین کے لوٹے - ٹین کی اگالدان
ٹین کی سلفچی - حقے مہیا کر دئے گئے تھے - ہر تیسرے گھنٹے پر پرجوش والنٹیرون
کی جماعت ہر قیامگاہ کا دورہ کر آتی تھی - جہان جس چیز کی کمی ہوتی فوراً مہیا
کر دیجاتی تھی - باورچی خانے سے خوانون مین کھانے کا روانہ ہونا - اور والنٹیرون
کی جماعت کا نگرانی کرتے ہوئے جانا - کہارون کا قطار در قطار - پانی کے گھڑے

لئے ہوئے ہر شخص کی قیامگاہ پر پہونچانا۔ والنیٹرون کی ایک جماعت کا گاڑی پر سوار ہو کر ہر قیامگاہ مین تماکو پان تقسیم کرنے کے لئے جانا کچھ ایسا بھلا سمان تھا کہ قیامت تک بھولا نہ جائیگا۔ پٹنہ کیا صوبہ بہار کی آنکھون نے بھی اس سے پہلے ایسا پرجوش اور پُر رونق وحشم بالشان جلسہ نہ دیکھا تھا۔ اگر ہم یہ کہین کہ سارا صوبہ اسمین شریک تھا تو ہرگز مبالغہ نہوگا۔ کوئی ایسا شہر نہ تھا جہانسے بکثرت مہمان نہ آئے ہون اللہ رے جوش! ہر ٹرین سے سو سوا اور دو دو سو مہمان آتے تھے۔ ہمارے سرگرم اور پرجوش مہتممین جلسہ نے جس حسن و خوبی سے انتظام کیا تھا او نھین کا حصہ تھا۔ سارے شہر مین دھوم تھی۔ کوئی سڑک کوئی گلی ایسی نہ تھی جس سے جوق کے جوق مہمان آتے ہوئے دکھائی ندیتے ہون۔ شملہ۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ پنجاب۔ بنگالہ۔ اوڑیسہ۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ لاہور۔ امرتسر۔ مدراس و آسام سے مہمان اور علما شریک جلسہ ہوئے تھے۔ جابجا سڑکون پر محرابین بنائی گئی تھین۔ جو پھول اور سبز پتون سے آراستہ کی ہوئی تھین۔ اور کسی محراب پر جلی حرفون مین "جلسۂ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا۔ اور کسی مین "مرحبا مرحبا" کی گلکاری تھی۔ قریب کے محرابون مین بہت ہی جلی سنہرے حرفون مین "مرحبا مرحبا تعال تعال" لکھا ہوا تھا۔ مکان جلسہ کے قریب ہی ایک اسلامی ہوٹل کھولا گیا تھا۔ جسمین چاے بسکٹ۔ کیولے۔ امرود۔ سیب۔ انار۔ انگور وغیرہ تازے میوے موجود رہتے تھے۔ اس سے چار پانچ قدم آگے بڑھکر جلسہ کی عالیشان عمارت تھی۔ جسکے صدر پھاٹک پر پہونچتے ہی اسلامی جاہ و جلال کا نظارہ آنکھون تلے پھر جاتا تھا۔ صدر پھاٹک کی پہلی محراب پر سنہرے کار چوبی حروف مین "سلامٌ علیکم طبتم فادخلوھا"

لکھا ہوا تھا۔ صدر پھاٹک سے گزرکر اندر آئیے۔ پہلے "ڈاکخانہ ندوۃ العلما"
کو دیکھیے۔ شہ نشین سے صدر پھاٹک تک جو اُترا دکھن دورویہ دو منزلے مکان
تھے۔ اوسکے آخر مین پھاٹک کی دہنی جانب "صیغۂ واقفیت" کا دفتر تھا۔
جہانسے مہمانون کو اونکے ہر استفسار کا جواب اور ہر بات کی اطلاع پہونچتی
رہتی تھی۔ اور بائین جانب مطبع اپنیسج بانکی پور کا اسٹاف تھا جو
پروگرام (نظام) وغیرہ چھاپنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ اور اسکے پاس ایک وسیع
خلوت مین سکرٹری جلسہ دعوت کا دفتر تھا۔ اوسکے بعد تھوڑا
صحن چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور اوسکے بعد قنات کی حدبندی تھی۔ پھر ایک پھاٹک
تھا جسپر "جلسہ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا۔ اللہ رے جلسے کی
شان اور آرایش۔ آنکھین قیامت تک اس پُرلطف نظارہ کو نہ بھولینگی۔
جلسہ مین داخل ہوتے ہی پہلے بچون کی نشست تھی جسپر سرخ یکرنگہ منڈھا ہوا
تھا اور لالے کے کھیت کیطرح لہلہا رہا تھا۔ سرخ یکرنگے سے منڈھے ہوئے
ستون شاخ مرجان کا دھوکا دے رہے تھے اور اوسپر گوٹے کی لپیٹ مل دمل!
ایک ستون سے دوسرے ستون تک جالیدار پردونکی محراب بنائی گئی تھی جسکے
بیچ مین چینی قندیلین لٹک رہی تھین۔ ہانڈیان۔ کونڈیان۔ جھاڑ فانوس
سے آنکھونکو چکاچوند لگی ہوئی تھی۔ آگے بڑھکر تقریباً پانچسو کرسیونکی نشست
تھی۔ بائین جانب صدر چبوترہ کے قریب ایک فٹ بلند ایک اور چبوترہ بنایا گیا
تھا۔ جسکے تین طرف سرخ یکرنگے کا احاطہ تھا اور فرش پر ایرانی قالین بچھا ہوا
تھا۔ اور قرینے سے کرسیان لگی ہوئی تھین۔ یہ اعزازی ممبرون اور معززمہمانون کی

نشست کی جگہ تھی - پہلے دن ہمارے مہربان اور ہر دلعزیز سیٹی مجسٹریٹ صاحب اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹنہ شریک جلسہ تھے - شہ نشین کیطرف پہلے قد آدم سے بھی بلند چوبی چبوترہ تھا جو دو منزلے کوٹھے سے ملاکر بنایا گیا تھا جسپر سرخ بکرنگا منڈھا ہوا تھا - اور سبز یکرنگے کی خوشنما جھالر لٹک رہی تھی - اوسکے اوپر کارپٹ کا فرش تھا اور ایک بڑی سی میز رکھی ہوئی تھی - اور ہر چہار طرف کرسیان بچھی ہوئی تھین جسپر اڈیٹران اخبار اور ریپوٹرون کی نشست تھی - "امرتا بازار پتریکا" کا ریپورٹر - اور "بہار نیوز بھاگلپور" کا ریپورٹر - "وکیل امرتسر" کا ریپو "پنجاب اوبزرور لاہور" کے لائق اور قابل قدر اڈیٹر - اور "اپنچ بانکی پور" کے اڈیٹر بیٹھے ہوئے کارروائیون کو نوٹ کر رہے تھے - اسکے دہنے اور بائین شہ نشین پر جانے کے زینے تھے - اس چبوترے سے دو فیٹ کی بلندی پر وہی دو منزلہ مکان ہے جسکو ہم شہ نشین کہتے آتے ہین - اوسکے دونون پایون پر بڑے بڑے حلبی آئینے لگے ہوئے تھے - اور تمام کارپٹ کا فرش بچھا ہوا تھا - اس چوبی چبوترے سے ملی ہوئی مگر دو فیٹ کی بلندی پر شہ نشین تھی جسکے سامنے ایک چھوٹی سی نفیس میز رکھی تھی اور اوسپر ایک نہایت ہی نفیس اعلے درجہ کی کامدار چادر (ٹیبل کلاتھ) پڑی ہوئی - اوسپر دو گلدان قرینے سے رکھے ہوئے تھو چھت مین جھاڑ و فانوس لٹک رہی تھی - شہ نشین کے بائین جانب ایک گوشہ مین مقررین کی جگہ تھی جسکی نہایت ہی خوشنما رنگین آہنی کٹھرے سے حد بندی کر دی گئی تھی - یہی جگہ تھی جہان واعظین اور مقررین کھڑے ہو کر تقریر کرتے تھے - اور اس شہ نشین کے بعد جہان پر قالین کا فرش تھا علما کی نشست

تھی۔ قریب قریب تین سو کے علما مختلف صوبے اور شہر کے شریک جلسہ ہوئے
تھے۔ اسکے بعد ندوۃ العلما کا دفتر تھا۔ اور پھر اوسکے بعد ارکین انتظامیہ
کی قیامگاہ تھی۔ شہ نشین کے دونون بازؤون کے کمرے۔ یہان سے لیکر پھاٹک
تک دو منزلے اور نیچے کے کمرے مہمانون سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم اس مکان
کا نقشہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کئے دیتے ہین۔

علما کی قیامگاہ
علما کی قیامگاہ
علما کی قیامگاہ
علما کی قیامگاہ
علما کی قیامگاہ
مہمانون کی قیامگاہ

"
ارکین انتظامیہ ندوہ
دفتر ندوۃ العلما
"
"

علما کی نشست
شہ نشین
چبوترہ چوبی اڈیٹران
زینہ
زینہ
چبوترہ اعزازی
کرسیون کی نشست
کرسیون کی نشست
بنچون کی نشست
بنچون کی نشست
"
"
"
"

مہمانون کی قیامگاہ
مہمانون کی قیامگاہ
مہمانون کی قیامگاہ

صحن
دفتر صیغہ واقفیت
مطبع کا اسٹاف
ڈاکخانہ
پاخانے
پاخانے
پاخانے
پھاٹک
صدر پھاٹک

جلسہ تو چوتھی نومبر سے شروع ہوا مگر تیسری نومبر کا دن گذر کر چوتھی کی رات عزیزون نے جس بےچینی سے کاٹی کچھ بیان نہین ہوسکتا - ادھر موذن نے اللہ اکبر کی دلگداز آواز سنائی ادھر سارے مہمان اوٹھ بیٹھے - نماز ادا کی - اور جلسہ مین جمع ہونا شروع ہوئے -

مولوی عبدالحمید صاحب منیجر ٹرام کمپنی کی توجہ خاص شکریہ کی مستحق ہے جنھون نے باشندگان بانکی پور کی آسانی کے لئے (جو مقام جلسہ سے تقریباً تین کوس کے فاصلہ پر ہے) غیر معمولی طور پر ۶ بجے سے اجلاس کے بعد تک دس دس منٹ پر گاڑیان چھوڑنے کا پہلے سے انتظام کر دیا تھا - اور شب کو جلسہ وعظ سے فراغت پانے کے بعد بھی جامع مسجد مدرسہ کے قریب ہی متعدد گاڑیان تیار رہتی تھین - جس سے مسلمانون کو عموماً اور باشندگان بانکی پور کو خصوصاً بڑی آسایش پہونچی - ساڑھے سات بجے سے اجلاس شروع ہوا -

کارروائی جلسہ اول

ابھی سات نہین بجے تھے کہ مہمانون کی آمد شروع ہوگئی اور قریب تین ہزار آدمیون کے جمع ہوگئے - مگر ایک سناٹا سا چھایا ہوا تھا - گویا کسی کے منہ مین زبان نہین تھی - سب کی نگاہین شہ نشین کیطرف تھین اور بڑی بےچینی سے کسیکو ڈھونڈھ رہی تھین کہ پہلے **مولوی شاہ محمد سلیمان** صاحب پھلواروی مقرر کی جگہ پر تشریف لائے - سب کی نگاہین اوٹھ گیئن - آپ نے آداب جلسہ پڑھکر سنایا - اور نظام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی :-

(۱) قاری عبد الرحمن صاحب نے نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ سورہ نور کی چند آیتیں
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیۃ تلاوت فرمائین - سورہ نور کی آیتین
تھیں یا نورانی الفاظ جو نور بن بنکر سامعین کے دلون مین اوترے جاتے تھے - اوسپر
اونکی قرأت نورٌ علیٰ نور - سارے جلسہ پر جلال ربانی چھایا ہوا تھا - دلون
مین خشیت الٰہی جوش مار رہی تھی - ۱۰ منٹ آپ کا وقت تھا -

(۲) مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ
پٹنہ (صدر انجمن مجلس استقبالیہ) کھڑے ہوئے - آپکی نورانی صورت آپ کی
ظاہری اور باطنی وجاہت - آپکی درویشانہ وضع - عصا دست مبارک مین لئے ہوئے
کھڑے ہونا - حاضرین جلسہ کے دلپر کچھ ایسا اثر کر گیا کہ تقریر کرنا تو پیچھے رہے ابھی
سے لوگ محو حیرت بنے ہوئے تھے - آپ نے پہلے اپنی زبان کی نسبت معذرت کی
اور اوسیکے ضمن مین مختلف قسم کی زبانون کا حال بیان فرمایا - اسکے بعد آپنے
اپنی اور صوبہ بہار کیطرف سے ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کیا - اور نیز ہماری مہربان و
علم دوست گورنمنٹ کی نہایت پُرجوش الفاظ مین تحسین و شکرگزاری کی کہ یہ اوسیکی سایۂ عاطفت
کی بدولت ہے کہ ہم بے تکلف ہر طرح کی علمی و عملی دینی و دنیاوی ترقی بسہولت کر سکتے ہین پھر
اسلام کی اگلی اور پچھلی حالت نہایت پرجوش الفاظ مین بیان فرمائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو اسلام لانیکی حقیقت جسوقت بیان فرمائی تھی سارا جلسہ بیچین تھا - آپنے آجکل کے مشایخین
کی نسبت بیان فرمایا کہ انکو خلوت گزینی مین کچھ ایسا مزا ملگیا ہے کہ قوم کی تباہی سے مطلق خبر نہین اور علما کو خبر
بھی ہے تو اونھین اپنے پیٹ کی دھندنسی کہان فرصت اور امرا کو عیش و عشرت سے کہان مہلت پھر اسلام پر
تباہی نہ آئی تو کیا ہو - اب ہمارے علما کو اسطرف توجہ ہوئی ہے اور یہ مقدس جلسہ جسکا آج ساتوان اجلاس ہے

اور ندوۃ العلما کے نام سے موسوم ہے قائم ہوا جسنے قوم کے سدھارنے کا بیڑا اوٹھایا ہے خدا اسکا بیڑا پار لگائے اور اسکی کشتی ساحل مقصود تک پہونچائے" اسکے بعد آپ نے نہایت خشوع وخضوع سے ہاتھ اوٹھا کر دعا کی۔ "خداوندا وہ دن نہ دکھانا کہ ہم اسلام کو بُری حالت مین دیکھین۔ خداوندا تو نے ان علما کو جیسی توفیق ہدایت دی ہے انکی نیتون کو بھی درست رکھ اور ہمت مین برکت اور نصیحت مین تاثیر دے۔ خداوندا تیرا نام لینے والے ترقی کرتے رہین۔ اے اللہ تجھ سے ہم کیا مانگ سکتے ہین وہی شے جو تجکو دینا چاہیے" اسکے بعد آپ نے تحریک کی کہ مولنا احمد حسن صاحب (خلیفہ مولنا حاجی امداد اللہ قدس سرہ ومحشی مثنوی مولنا روم) کانپوری اس جلسہ کے صدر انجمن قرار دیے جائین۔ چنانچہ باتفاق راے مولنا موصوف صدر انجمن ہوئے۔

(۳) اسکے بعد **مولوی شاہ محمد سلیمان** صاحب کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا کہ صدر انجمن صاحب علیل ہین ضعف کی وجہ سے کھڑے ہو کر تقریر نہین فرما سکتے اسلئے مجھے ارشاد ہوا ہے کہ مین انکی طرف سے افتتاح جلسہ کی تقریر کرون۔ مولنا کا دستور ہے کہ وہ اپنی افتتاحی تقریر مین پہلے علما کو مخاطب کرتے ہین اور آیۃ کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا بیان فرماتے ہین کیونکہ علما کو خشیت کی زیادہ ضرورت ہے اور انھین کی اصلاح پر تمام مسلمانونکی اصلاح موقوف ہے۔ اسکے بعد آپنے علما کے دلون مین خشیت الٰہی کے ضروری ہونے پر نہایت ہی برجستہ تقریر کی۔ پھر مختصر الفاظ مین ندوۃ العلما کے اغراض ومقاصد کو بیان فرمایا کہ "ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی حقیقت بھی یہی ہے کہ مسلمانونکی تعلیمی اور تمدنی برائیان دور ہو جائین۔

اور اسلام کی ترقی ہو - اسمین سب سے زیادہ ضرورت اصلاح تعلیم کی ہے - اسلئے ندوۃ العلما
نے اسکی پہلے ہی فکر کی ہے لیکن اسکی اشاعت ہو تو کیونکر - مغربی علوم کے تعلیم یافتہ
اور مشرقی علوم کے تعلیم یافتہ حضرات مین نہایت ہی درجہ تھا منافرت ہے - ترکی ٹوپی والے
حضرات ہملوگونکو چشم حقارت سے دیکھتے ہین اور ہمارے لئے نئے نئے خطاب
تراشتے ہین ایسی حالت مین اس بات کی کیا امید ہوسکتی تھی کہ وہ ہماری تجویزون
کو سنینگے اور پسند کرینگے مگر الحمد للہ کہ اس جلسہ مین اور ہمارے اس شہر مین دونون
فریق کے حضرات مجتمع ہین اور نہایت صلح و صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کی تقریر سننے
پر آمادہ ہین - لہذا مین کہونگا کہ مدت کے بچھڑے ہوئے ملگئے اور آج دونون مین صلح
ہوگئی - یہ کونسی صلح مقلد اور غیر مقلد کی ؟ کونسی صلح شیعہ و سنی کی ؟ نہین ہرگز نہین
اس سے بڑھکر قابل قدر صلح اور مہتم بالشان صلح یعنی نئی تعلیم اور پرانی تعلیم کی صلح
دینی و دنیاوی علوم کی صلح جسکی مسلمانونکو اشد ضرورت تھی اور بغیر ایک دوسرے
سے ملے ہوئے ہرگز ترقی نہین کرسکتے تھے اور کشاکش مین کام ختم اب ہو رہا تھا
پس آجکی صلح کی ہم مبارکباد دیتے ہین - ؎ للہ الحمد میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغرِ مستانہ زدند ۔ دنیوی تعلیم کے مقتدا یہ حضرات
نئے تعلیم یافتہ اور مذہبی تعلیم کے مقتدا یہ مقدس علما - لیجئے پھر کیا ہے -
ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ دونون نصیب
ہوگیا - اب ہاتھ ملائیے اور پڑھئے وقنا عذاب النار ؀

(۴) اس مختصر تقریر کے بعد مولوی حکیم **عبد الحمید** صاحب **عظیم آبادی**
نے اپنا عربی قصیدہ مولٰنا کے حوالہ کیا - جناب موصوف نے اُسے ہاتھ مین

لیکر پہلے یون فرمایا کہ "حضرات یہ قصیدہ ہے اُن بزرگ کا جو ہمارے اس شہر بلکہ صوبہ کے فخر ہین طبیبون مین بہترین طبیب حکیمون مین لائق حکیم۔ عالمون مین جید عالم۔ رئیسون مین ایک معزز اور با اقتدار رئیس یعنی جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی۔

اور یہ قدیم دستور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین بھی اکثر مجالس مین قصاید تفنن طبع کے لئے پڑھے جاتے تھے۔ ہمارے مولٰنا مدظلہ کا قصیدہ یہ ہے"۔ آپ نے پورا قصیدہ نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ جسکا ہم یہان پر صرف مطلع ہی لکھنا کافی سمجھتے ہین ؎

لکم بشری وجاءکم الوفود ٭ الستم منا کم الدہر العنود

(۵) اسکے بعد مولوی سید **عبدالحی** صاحب **مددگار ناظم ندوۃ العلما** نے صدر انجمن کی اجازت سے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی:-" حضرات! ندوۃ العلما جن ضرورتون کے پورا کرنے کو قائم کیا گیا ہے اور اس سے جو فوائد مسلمانون کو حاصل ہو سکتے ہین وہ اسقدر زیادہ ہین جنکو مین اسوقت بیان نہین کر سکتا صرف دو مقصدونکی طرف آپ کا خیال مین رجوع کرنا چاہتا ہون۔

(۱) اصلاح نصاب و طریقۂ تعلیم۔ (۲) رفع نزاع باہمی علما۔ اور مین سمجھتا ہون کہ انھین دو مقصدون کے ساتھ مسلمانون کی دینی اور دنیوی ترقی وابستہ ہے۔ اسیوجہ سے جس مبارک وقت مین ندوۃ العلما کی بنیاد پڑی ہے۔ اوسوقت بھی دو مقصد پیش نظر تھے پھر رفتہ رفتہ اور مقاصد اضافہ کئے گئے۔ پہلے مقصد کے متعلق ہندوستان کے نامور اور معزز علما کی رائین حاصل کی گئین۔ جنمین

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد - مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی - مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی - مولانا محمد فاروق صاحب چڑیاکوٹی کی رائین اور تجویزین شامل ہین - ان سب حضرات نے ندوۃ العلما کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا کہ نصاب مروجہ قابل اصلاح وترمیم ہے - گو جزئیات مین کچھ کچھ اختلاف باقی رہا جسکے دور کرنے کے لئے کئی بار خاص علما کی مجلسین منعقد ہوئین سب سے بڑی مجلس رجب ۱۳۱۳ھ مین منعقد ہوئی تھی جسمین مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی - مولانا فاروق صاحب چڑیاکوٹی اور اکثر مدارس اسلامیہ کے مدرسین موجود تھے - اسنے تمام تجویزون پر غور کرنے کے بعد جو نصاب بنایا - اوسکی نقلین علما کو بھیجی گئین اور پھر اونسے رائین لی گئین یہانتک کہ درجہ ابتدائی کا نصاب جو بالفعل دارالعلوم مین جاری ہے تجویز کیا گیا -

اس نصاب مین جو خوبیان ہین وہ دیکھنے کے متعلق ہین سب کا بیان کرنا مشکل ہے تاہم بعض بعض خصوصیتین مین ظاہر کرتا ہون - **اول** یہ کہ اسکی مدت خواندگی صرف تین سال کی ہے - اگر دس برس کے سن کا لڑکا اسکو شروع کرے تو تیرہ برس کے سن مین وہ فارغ ہوکر انگریزی پڑھ سکتا ہے - **دوم** یہ کہ اس مین کتابین ہر فن کی بہت کم رکھی گئی ہین مگر ایسی کتابین انتخاب کی گئی ہین جنکے پڑھنے سے استعداد بھی بڑھے اور مسائل کا استیعاب بھی ہوجائے - **سوم** یہ کہ سہ سالہ خواندگی کے بعد بہت اسقدر ہوجائیگی کہ فارغ شدہ طالب العلم عربی لکھنے پڑھنے پر قادر ہوگا -

چہارم یہ کہ اسی مدت مین حدیث فقہ فرائض اخلاق اور عقاید کے معلومات
بقدر ضرورت حاصل ہو جائینگے۔ اور کلام مجید کا ترجمہ بے تکلف کرسکے گا۔ پنجم[۵]
یہ کہ حساب اربعہ متناسبہ و حساب تجارت تک اور اقلیدس کا پہلا مقالہ اور جغرافیہ
عالم اور تاریخ الخلفا بھی طے ہو جائیگا۔ جو ایسے طلبا کو جو اسکے بعد انگریزی پڑھنا
چاہینگے بہت مدد دیگا۔ اور جو تجارت وغیرہ مین اپنی زندگی بسر کرنا چاہین
اونکے واسطے دینی و دنیوی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔

اسکے بعد آپ نے دوسرے مقصد پر گفتگو کی اور فرمایا کہ ندوۃ العلما خود اس
مقصد کی عملی کارروائی ہے اور اپنے دعوے کی آپ دلیل ہے۔ ع آفتاب آمد دلیل آفتاب
اسکے بعد آپ نے اسکی توضیح فرمائی۔ اور واقعات سے اسبات کو دکھایا کہ ندوۃ العلما
کے اثر سے باہمی نزاعین کسقدر دور ہوگئی ہین اور کسقدر فائدہ پہونچنے کی اس سے
توقع ہے پھر آپ نے وفد کی روانگی۔ جائداد موقوفہ کے انتظام کی کیفیت بیان فرمائی
اور آپ کے ریپوٹ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سال زیر بیان مین جو خطوط باہر سے
دفتر مین آئے اونکی تعداد ۱۱۴۷ - اور جو دفتر سے باہر روانہ کئے گئے اونکی تعداد ۲۵۰۰
اور جو کتابون کے پلندے بھیجے گئے اونکی تعداد ۱۲۳۲ تھی۔ اور کل چندہ دہندگان
کی تعداد ۱۰۹۴ تھی

اسکے بعد آپ نے مختصر جمع خرچ ندوۃ العلما کا پیش کیا کہ "غرہ شوال ۱۳۱۶ھ
سے سلخ رمضان ۱۳۱۷ھ تک کل آمدنی ندوۃ العلما اور دار العلوم کی معہ بقایا سنین
گذشتہ کے چودہ ہزار ایک سو اُنہتر روپیے چودہ آنے چھ پائی ہوئی۔ اور کل صرف
دونون کا سال مذکور مین دس ہزار چار سو چہتر روپیے چودہ آنے دو پائی ہوا بالتمام

پر تین ہزار چھ سو چورانوے روپئے چار پائی باقی رہے۔ پھر غرۂ شوال ۱۳۲۰ھ سے
سلخ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ تک چھ مہینے مین کل آمدنی ندوۃ العلما اور دارالعلوم کی مع
بقایا سنین گذشتہ کے بیس ہزار چار سو اکاون روپئے سات آنے چار پائی۔
کل صرف تیرہ ہزار چار سو چون روپئے چودہ آنے۔ باقی چھ ہزار نو سو چھیانوے روپئے
نو آنے چار پائی۔ اسی خرچ مین دس ہزار سات سو سولہ روپے کی وہ رقم بھی شامل
ہے جو بابت ادائے قیمت مکان دارالعلوم و خرچ تعمیر کمرہ ہائے دارالاقامہ وفک رہن
جائداد موقوفہ شاہجہان پور مین صرف ہوئی۔

(۶) اسکے بعد مولوی **حبیب الرحمن خان** صاحب رئیس
بھیکم پور ضلع علیگڈھ نے اپنی ایک طولانی تحریر پڑھی۔ جسکا لفظ لفظ سانچے مین ڈھلا ہوا
تھا۔ زبان ایسی صاف اور ستھری کہ سبحان اللہ۔ پھر دلچسپی کا وہ عالم کہ یہی جی چاہتا تھا
کہ سنتے ہی رہیے۔ بعض بعض موقعون پر تو لوگون نے جملے دُہرانے کی فرمایش کی۔
افسوس کہ ہم اسوقت قلت گنجائش کیوجہ سے پوری تقریر کو نہ چھاپ سکے۔

(۷) اسکے بعد **مولوی شاہ نظام الدین** صاحب جھجھری نے مولوی سید
شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا کی خواہش کے مطابق طلبا کی تعلیمی حالت دکھانے
کے لئے امتحان کی خواہش ظاہر کی۔ صدر انجمن صاحب کی اجازت سے حافظ واحد علی
طالب العلم دارالعلوم نے چند آیتین کلام مجید کی نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ
تلاوت کین۔ سارا ہال مرحبا مرحبا۔ جزاک اللہ کی آواز سے گونج اوٹھا۔ اسکے بعد
طلبا کا امتحان شروع ہوا۔ **مولوی سید شرف الدین** صاحب بیرسٹر نے
کسور مرکب کی ضرب کا ایک سوال دیا۔ پھر دیر کیا تھی۔ سلیٹ پر لکھا لکھٹ پنسلین چلنے لگین۔

اور بات کی بات مین سبھون نے جواب لکھکر رکھدیا۔ اور لطف یہ کہ بلا استثنا جواب
سب کا صحیح ۔ ایک حیرت تھی کہ سارے جلسہ پر چھائی ہوئی تھی۔ ہر طرف سے تحسین
و آفرین کی صدا بلند ہوئی ۔ پھر مولوی محمد سلیمان صاحب پھلواروی
نے اردو کے جملے دئے کہ عربی مین ترجمہ کرین۔ بچون نے ایسا بامحاورہ ترجمہ کیا کہ
[illegible] کہ آلٰہی یہ ڈیڑھ سال کی تعلیم ہے یا اعجاز۔
[illegible] کانون سے سنتے تھے اور یہان آنکھون سے دیکھ رہے ہین۔
(۵) اسکے بعد ہمارے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کا کمسن
[illegible] سالہ لڑکا وعظ کہنے کے لئے کھڑا کیا گیا۔ ننھا سا بچا اوسکا تقریر کے لئے
کھڑا ہونا ہی حیرت انگیز تھا۔ مگر اس نے جسطرح قوم کو للکارا بڑے بڑے مقررون
سے نہین ہو سکتا۔ سارے جلسہ پر محویت طاری تھی۔
ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ مہمان اپنی اپنی فرودگاہ کو
گئے پھر وہی والنٹیرون کی سرگرمی۔ وہی دوڑ دھوپ وہی چہل پہل۔
پانچ بجے سے۔ ۸ بجے شب تک مدرسہ کی جامع مسجد مین وعظ کا جلسہ
عام تھا۔ یہہ مسجد دریائے گنگا کے کنارے ایک بلند موقع پر بنی ہوئی ہے۔ سامنے
ایک وسیع سبزہ زار ہے۔ لوگون کے جمع ہوتے ہوتے شام ہو گئی اور چراغ جل گئے
مولوی محمد یحییٰ صاحب وکیل نے جو اہتمام کیا تھا وہ قابل دید تھا نہ لائق
شنید۔ جھاڑ و فانوس کی جگمگاہٹ سے تمام مسجد بقعۂ نور ہو رہی تھی۔ رات کا عالم
روشنی کی چمک ۔ دریا کا موجین مارنا۔ اسٹیمر اور گنبوٹ کا چلنا۔ واعظین کا موثر
اور دلگداز لہجہ مین وعظ و ہدایت فرمانا کچھ ایسا منظر تھا جسکو ہم بیان نہین کر سکتے

مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری۔ مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری نے
نہایت پرجوش وعظ بیان فرمائے۔

کارروائی جلسۂ دوم ۵ نومبر دوشنبہ

آج جوش کا اور ہی عالم تھا۔ مہمان اور سامعین ٹوٹے پڑتے تھے۔
کہین جگہ باقی نہین تھی۔ سارا ہال۔ شہ نشین کے دونون بازوؤن کے کمرے
اور دونون سلے پر کہین تل دھرنے کو جگہ نہین تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے سناٹا ہوگیا۔
جناب **مولنا شاہ محمد سلیمان** صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ
"حضرات چونکہ وقت کی پابندی ضروری ہے اور اسوقت تک صدر انجمن صاحب
تشریف نہین لائے ہین اسواسطے تا تشریف آوری جناب ممدوح کے **مولنا مسیح الزمان
خان** صاحب کی صدارت سے کارروائی جلسہ شروع کیجائے۔ حاضرین نے اس سے اتفاق
کیا اور **مولنا مسیح الزمان خان** صاحب کی صدارت سے کارروائی شروع کیگئی۔

(۱) پہلے **قاری عبدالرحمن** صاحب نے تبرکاً چند آتین نہایت خوش الحانی
اور قرأت کے ساتھ تلاوت کین۔

(۲) پھر قاری صاحب کے بعد **حافظ واجد علی** طالب العلم دارالعلوم نے کچھ
ایسی خوش الحانی سے قرآن پڑھا کہ سارا جلسہ وجد مین تھا۔ اثنائے تلاوت ہی مین ایک
صاحب نے بیساختہ اپنا شالی رومال انکو اُڑھا دیا۔

(۳) اسکے بعد **مولوی ابوالخیر عبدالوہاب** صاحب صدر مدرس
مدرسۂ نظامیہ حیدرآباد دکن نے اپنا عربی قصیدہ پڑھکر سنایا۔ اثنائے قصیدہ خوانی

مین جناب مولٰنا احمد حسن صاحب کانپوری صدر انجمن تشریف لائے اور مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

(۴) اسکے بعد مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے اپنا پرجوش ترکیب بند پڑھا۔ ہر طرف سے نعرۂ تحسین و آفرین بلند تھا۔ ایک سے ایک شعر بڑھا ہوا اور ایک سے ایک بڑھکر پرجوش۔ سامعین نے اکثر اشعار کو مکرر پڑھنے کی فرمایش کی۔ ہم قلت وقت کی وجہ سے اسکو شائع نہین کرسکتے لیکن ایک بند کو تو ہم کبھی نہین بھول سکتے ع "نشانِ کاروانِ رفتہ ہین دل کی اُجالی ہین غنیمت ہی غنیمت ہین کہ سب اللہ والے ہین"۔

(۵) مولٰنا محمد فاروق صاحب چریاکوٹی نے جو علم پر ایک قابل قدر تحریر لکھی تھی۔ مولٰنا عبد الوہاب صاحب بہاری کے حوالہ کی کہ پڑھکر سنا دین۔ مگر حضار جلسہ کے اصرار سے آپ ہی کو وہ تحریر پڑھنی پڑی۔ آخر مین آپ کی فارسی مثنوی تھی جسکو مولٰنا عبد الوہاب صاحب نے پڑھکر سنائی۔ ہر شعر پر درد اور پر تاثیر تھا۔ قلت وقت کی وجہ سے مثنوی تمام نہو سکی۔

(۶) مولٰنا سید محمد عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے دار العلوم کی ریپورٹ پڑھکر سنائی۔ گویا دار العلوم کا مرقع کھینچکر دکھلا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ "دار العلوم کا افتتاح جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ مین ہوا تھا مگر درحقیقت اسکی کارروائی کا آغاز شوال ۱۳۱۶ھ سے ہوتا ہے۔ بالفعل درجۂ اولیٰ کھولا گیا ہے جسکی مدت خواندگی تین سال ہے اور مفصلۂ ذیل علوم و فنون کی اسمین تعلیم ہوتی ہے۔ صرف نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ منطق۔ فقہ۔ فرائض۔ حدیث۔

تفسیر- تاریخ- جغرافیہ- حساب- ہندسہ- دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) مین وہ طلبا لئے جاتے ہین جنکا سن دس برس سے کم اور پندرہ برس سے زیادہ نہو اور بابت مصارف سکونت اور خورد نوش کے پانچ روپئے ماہوار ان سے لئے جاتے ہین- جو طلبا غیر مستطیع ہوتے ہین اور اون کے شوق اور چال چلن اور بے استطاعتی کی معتبر تصدیق ہو جاتی ہے اونکو مدرسہ کی جانب سے وظیفہ دیا جاتا ہے- مگر افسوس ہے کہ سرمایہ کی کمی سے صرف بیس وظیفے اب تک مدرسہ سے دئے گئے ہین- پھر آپ نے دارالاقامہ مین طلبا کی ماند و بود کی کیفیت- تہذیب اخلاق کی حالت- طریقۂ تعلیم اور نتیجہ امتحان کو نہایت حسن و خوبی سے بیان کیا- یہہ بھی فرمایا کہ اسکا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس دارالعلوم مین انگریزی تعلیم بھی ہوگی- مگر طریقۂ تعلیم ابھی زیر بحث ہے- اسوقت صوبہ بہار اور روساے اودھ کے لڑکے اس دارالعلوم مین تعلیم پا رہے ہین- اور یہہ امر حیرت انگیز ہے کہ اُن حضرات کی اولاد تعلیم پا رہی ہے کہ جو خود مدارس اسلامیہ کے بانی اور مہتمم ہین- اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اُن حضرات کے نزدیک بھی اس مدرسہ کا طریقۂ تعلیم نہایت پسندیدہ ہے- اسکے بعد آپ نے فہرست اُن طلبا کی پیش کی جنمین فرنگی محل کے صاحبزادے اور بانیان مدرسۂ امدادیہ دربھنگہ و مدرسہ اسلامیہ کرنال و فتحپور وغیرہ کے لڑکے ہین- اسکے بعد آپ نے نواب محسن الملک بہادر- نواب بہادر سید امیر حسن خانصاحب پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ- مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور- مولوی عبدالحق صاحب سابق مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی- اور مولوی عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ کرنال

کی رایون کا اقتباس بیان کیا - اسکے بعد فرمایا کہ مولوی سید شرف الدین صاحب اسوقت موجود ہین وہ یقین ہے کہ میرے بیان کی تصدیق کرینگے -

(۷) اسکے بعد ہمارے لائق اور ہردلعزیز مسٹر سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے پہلے دارالعلوم کی تائید مین نہایت پرجوش تقریر کی - اور فرمایا کہ :- "حضرات! چندہ کی تحریک میرے ذمہ رکھی گئی ہے - اور روپیہ کی فراہمی واقعی ہے بھی ایک امر ضروری - کیونکہ کوئی کام روپیہ کے بغیر چل نہین سکتا - دنیا مین کوئی خواہ کسی گورنمنٹ کے زیر سایہ رہتا ہو اوسکی زبان کا سیکھنا ضروری ہے - اسلئے ہمارے لئے بھی اپنی گورنمنٹ کی زبان سے آگاہ ہونا لازمی ہے - کیونکہ ہم جب تک اپنے بادشاہ وقت کی زبان سے واقف نہون تب تک کوئی ضروری عرضداشت اوسکے کانون تک نہین پہونچا سکتے - اور نہ اپنے حقوق اور ضروریات اوسکو مطلع کرسکتے ہین - پس اپنی گورنمنٹ کی زبان سیکھنے کی ہمین ایسی ہی ضرورت ہے جیسی کہ آب وہوا یا غذا کی کہ جن پر مدار حیات ہے - اب خیال فرمائے کہ ابتدا مین تو ہم اپنے بچونکو میانجی کے پاس مکتب مین بیٹھاتے ہین - مگر جہان ذرا اوسکی زبان ٹوٹی تو پھر اوسے اسکول مین داخل کراتے ہین - اس صورت مین اوسکی مکتبی تعلیم ادھوری رہجاتی ہے - اسکول مین جہان اوسکی زبان پر اے بی سی ڈی چڑھی وہ بغدادی قاعدہ وغیرہ جو میانجی سے پڑھا تھا بھول گیا - وہ پچھلا پڑھا لکھا سب غارت ہوگیا - اور اسکے وہ دن گویا عمر سے زاید ہی تھے جو یون اکارت گئے - پھر یہہ بھی غریب بچون کے لئے بڑی بھاری مشکل کا سامنا تھا کہ سب کچھ ایک ساتھ سیکھنا پڑا - اپنی زبان الگ اور انگریزی زبان الگ اسپر مستزاد علوم کا سیکھنا بھی - یہہ سب کچھ پورا ہو تو کیونکر؟ اور اسمین کامیاب ہوتا تو کسطرح

ان اغراض کو مدنظر رکھکر اراکین ندوہ کو خیال پیدا ہوا کہ ضرورت کے موافق انگریزی بھی ہمین سکھانی چاہئی اور اپنی زبان بھی اور مذہبی بان بھی ۔ اور علوم بھی غرض ہر طرح کی اعلے تعلیم بھی ہو اور بچپن ہی سے عملی طور پر اخلاق و مذہب کی تعمیل بھی ۔ اسی غرض کے لئے دار العلوم قائم کیا گیا ہے کہ اس خاص قسم کے طریقہ تعلیم کا بندوبست کرے ۔ اور متفق علیہ مسائل کی عملدرآمد اور امور معاشرت مین بھی سب فرقے اہل اسلام کے ملکر کام کرنے کی کوشش کرین تاکہ وہ ہر طرح کامیاب ہون اور باہمی اختلافی مسائل مین سنجیدگی و متانت سے بحث کرین نہ کہ لاٹھی اور مکے سے کام لیا جائے ۔ اسکے بعد لکچرار نے علما اور نو تعلیم یافتہ حضرات کے باہمی تنافر کی وجہہ نہایت بین دلائل اور واضح مثالون سے بیان کی اور اپنی طرف اشارہ کرکے کہا کہ کبھی ہم بھی مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کے مصداق بنائے جا چکے ہین مگر آج خدا کا شکر ہے کہ جو ہمین یہ کہتے تھے ۔ اونھون نے ہی ہم کو اپنے گلے لگا لیا ہی ۔ اسلام دنیا اور دین دونونکو جمع کرنا سکھاتا ہی ۔ اور یہی منشا ہے ندوۃ العلما کا اور اسیطرح یہ دونون جمع ہو سکتے ہین ۔ پھر اپنی گذشتہ علمی ترقی ۔ اور وہ اندلس الاعلمی زمانہ یاد دلایا اور اپنے گذشتہ علوم کے مفقود ہونے پر افسوس ظاہر کرکے آئندہ ترقی کیطرف ہمت دلائی اور کہا کہ یہ ساری امیدین انشاء اللہ ندوہ سے پوری ہونگی ۔ طبعیات اور علم ہیات کا ذکر کرتے ہوئے چند عربی رسالون کا آپنے بتادیا کہ ان پر بھی کتابین لکھی گئی ہین آخر اس قسم کی کتابین لکھنے والے مسلمان ہی تھے ۔ پھر فرمایا کہ ہم جب لکھنؤ گئے تھے تو اُس سے پہلے ہمین خیال تھا کہ دار العلوم کا مکان کوئی معمولی جھونپڑا ہوگا ۔ اور کثافت تو یقینی ہوگی ۔ مگر ماشاء اللہ وہان تو دس ہزار کو ایک وسیع مکان خریدا گیا ہے جسمین طلبا کے ورزش خور و نوش و تعلیم و تعلم کے ہر قسم کے سامان عمدگی سے مہیا کئے گئی ہین ۔ درسگاہ دیکھی ۔ بورڈنگ ہوس

(دارالاقامہ) دیکھا جسکی نگرانی علما کرتے ہین دارالاقامہ کے ہر کمرے مین دیوارین المار یان بنی ہوئی ہین کہ طلبا اپنی اپنی کتاب الگ الگ رکھین اور ایک جگہہ ٹوکریون مین دوائیان رکھی ہوئی تھین اور یہہ سب اوسی پانچ روپے مین اور تعلیم کا یہ عالم کہ جسکا نمونہ آپ کل اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین - حق یہ ہے کہ ان اللہ والون نے یہ دارالعلوم نہین کھولا ہے علم کا ایک تعویذ نکالا ہے جسکو گھولکر پلا دیتے ہین دارالاقامہ کے بچونکو نہایت تندرست اور ہشاش و بشاش پایا - یہہ خرق عادت اور کرامت نہین تو اور کیا ہے کہ تین سال کے قلیل عرصہ مین لڑکا عربی تعلیم سے ایک کافی حد تک بہرہ مند ہو اور فقیہہ - ادیب - عالم و عامل بنکر نکلے - ہم نے امتحاناً لڑکونکو چند سوالات حساب اور صرف و نحو اور الف لیلہ کے اعراب کی نسبت دیے - اسکی نسبت ہمین اعتراف ہے کہ جو کچھہ ہم خود نہین جانتے تھے وہ اُن لڑکون نے بتایا - اور ہمارے سوالون کے معقول جواب دیئے - پھر مین نے جغرافیہ منطق - جبر مقابلہ - اور اقلیدس مین مختلف سوالات کئے اور ہر ایک مین نہایت معقول اور بہت سمجھہ کا جواب پایا -

حیرت ہے کہ ابھی صرف ڈیڑھ سال کی تعلیم ہے اوسپر ایسا بے نظیر نتیجہ ! - پھر مین نے فارسی کا یہہ شعر ؎ دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست ؛ در پریشان حالی و درماندگی ؛ عربی مین ترجمہ کرنے کے لیے دیا جسکا اونھون نے نہایت عمدگی سے بامحاورہ ترجمہ کر دیا - اور اس بات کا ثبوت دیدیا کہ وہ طوطے کیطرح نہین پڑھائے گئے - بلکہ جو کچھہ پڑھا ہے اوسکو جانتے اور سمجھتے بھی ہین - پھر آپ نے فرمایا کہ انگریزی اور عربی دونون کے سیکھنے کی ایسی اشد ضرورت ہے کہ انمین سے اگر ہم کسی ایک کو بھی چھوڑ دین تو یا دین سے محروم رہتے ہین یا دنیا سے - پس اس ضرورت کے پورا کرنے کے لیے ندوۃ العلماء کو ایسے دارالعلوم کے قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی - جب ہمین عربی کتابون کے مضامین سے کام پڑتا ہے تو ناچار ہمین

سیل صاحب اور سر ولیم میور صاحب وغیرہ انگریزون کا نام لینا پڑتا ہے۔ افسوس ہے کہ اتنے
بڑے سرمایۂ زبان وعلم عربی کے مالک ہوکر ہم اپنے ہی گھر کے حالات اور اپنے ہی موروثی علم کی
بابت اغیار مصنفین کی حوالے دین۔ اور خود اوس سے بے خبر ہون۔ اپنے موروثی علم اور
زبان کو کھو بیٹھین اور دوسرونکی خوشہ چینی کرین۔ یہہ بھی کچھ کم غیرت دلانیوالی بات نہین کہ
جرمنی توسیکڑون طرحسے ہماری چیزین شایع کرے۔ اور داسے بر حال ما کہ ہم خود اون سے
ناواقف ہون۔ افسوس! علم کے ضایع کرنے اور کتابون کے جلا دینے کا الزام ناحق ہم
تھو پا جاتا ہے۔ غرض اسطرح تعلیم عربی کی اہمیت اور اوسکی درسگاہ (دار العلوم ندوہ) کے لئے
امداد زر کی ضرورت پر زور دیکر آپنے چندہ کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ شاہجہانپور کے جلسہ مین ایک
صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر آئے تھے۔ اور گھوڑا چندہ مین دیکر پیادہ واپس گئے تھے۔
پھر ایک صاحب حامی کانگریس کا ذکر کیا کہ اونکے پاس صرف ایک کمبل تھا وہ بھی کانگریس
کے چندہ مین دیدیا۔ اور اس غریبانہ بساط کی لوگون نے ایسی قدر کی کہ بڑھتے بڑھتے وہ کمبل
پندرہ سو روپیہ کو بکا۔ بھائیو۔ دیکھو تم بھی اوسی جوش اور اوسی ہمت سے کام لو۔ یہہ کوئی
ذاتی کام نہین ہے یہہ قومی کام ہے۔ فی سبیل اللہ قوم کے لئے دو۔ اپنی جگہہ سے اوٹھو
اور ایسا اوٹھو کہ اہل شاہجہانپور کو شرما دو۔" آپ کی تقریر کا پچھلا حصہ زیادہ پُرجوش تھا۔
مولانا وارث حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس نے اپنا عمامہ سر سے اوتار کر دیدیا
جسکو ہمارے فیاض و دریادل رکن مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے
پچاس روپے مین خرید کرلیا۔ پھر تو دھڑا دھڑ چندہ ہونا شروع ہوگیا۔ مولوی سید
عبد المجید صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے سات سو۔ اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب
رئیس ٹیڑھی گھاٹ پٹنہ نے پانچسو۔ اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ

وسکرٹری جلسۂ دعوت نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس
بہار نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے دو سو
اور نواب سرفراز حسین خانصاحب رئیس و وائس چیرمین پٹنہ نے سو روپے۔ اور مولوی
سید عبد الغنی صاحب استھانوی بہاری ملازم سرکار نظام نے اپنی یکماہہ تنخواہ (سماعہ
سکۂ حالی) عطا فرمانیکا وعدہ کیا۔ اور میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ نے سو روپے
علمائے ندوہ کیطرف سے اور سو روپے خاص اپنی طرف سے جملہ دوسو روپے نقد۔
اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس پٹنہ نے بھی نقد دو سو روپے عطا فرمائے۔ پھر
عام چندہ شروع ہوا جسکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہے۔

اسکے بعد ہمارے مولانا **شاہ محمد سلیمان صاحب** نے کاراے وقت آن آمد
کہ من عریان شوم۔ مگر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے تحریک کی کہ
آج لوگ چندہ دینے کے لئے تیار بھی نہین آئے ہین اسلئے جلسہ کی کارروائی شروع ہونی
چاہئے۔ چنانچہ بحکم صدر انجمن صاحب پھر کارروائی شروع ہوئی۔

(۸) مسٹر نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور

اسی فراہمی چندہ کی تحریک کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے۔ جس شان سے یہ ہمارا
پرجوش نوجوان تقریر کرنے کو کھڑا ہوا قیامت تک وہ سمان ہم اور اہل جلسہ و اراکین
ندوۃ العلماء بھولینگے۔ ہر طرف سے رونے اور سسکیان لینے کی آواز آرہی تھی جو
تھا بیقرار تھا۔ جو تھا بیچین تھا۔ الفاظ تو سیدھے سادے تھے۔ مگر جس سچے جوش اور
سچے دل سے نکلتے تھے اوسکا منشا یہی تھا کہ دل مین گھر کر لے۔ "انچہ از دل خیزد بر
دل ریزد"۔ چند سیدھے سادے الفاظ نے سارے جلسہ کو بیچین کردیا سارا

جلسہ پرُجوش جان فدا کرنے پر آمادہ تھا۔ علما کے طبقہ کا حال نہ پوچھئے۔ رومال
تر۔ آنکھین سرخ۔ فرط گریہ سے سب از خود رفتہ۔ اور خود ہمارے پرُجوش نوجوان کا یہ
عالم تھا کہ ڈاڑھین مار مار کر رو رہا تھا۔ حواس درست نہ تھے۔ ہان ایک بات تھی کہ جو زبان
اپنا کام کئے جاتی تھی۔ یا یون کہئے جنکے پہلو مین چوٹ کھایا ہوا دل تھا اون کو
چٹکیون سے مسل رہی تھی۔ ہم اپنے پرجوش نوجوان کی تقریر بھول نہین سکتے
"حضرات! مین جس تحریک کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہون وہ میری صورت سوال ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین مسلمانون کا یہ جوش تھا کہ عہ گر جان
طلبی مضائقہ نیست ٭ اور ہائے افسوس اب اسلام کی یہ حالت پہونچی کہ اوسکے
ہمارد عہ "زر میطلبی سخن درین است" ٭ کہتے ہین۔ آہ وہ کیسے مسلمان تھے جنھون نے
اسلام پر اپنی جانین فدا کر دین۔ صرف اپنی ہی جان نہین۔ اپنی چہیتی اولاد کی جانین
اپنے خاندان کی جانین۔ ایک مسلمان وہ تھے اور ایک ہم ہین۔ جان کا معاملہ
تو اب رہا نہین۔ مال پر دار ومدار ہے اور مال ہمیشہ جانون پر فدا ہوا کرتا ہے۔ مگر ہائے
ہماری قوم اس امتحان مین بھی پوری نہین اوترتی۔ مین جس کام کے لئے کھڑا ہوا ہون
اوسکے لئے بالکل تیار نہ تھا۔ مین اونھین انصاریون کی اولاد ہون جو اپنی جانین
اور اپنے مال ہمیشہ اسلام پر فدا کرتے رہے ہین۔ (ہمارے پرجوش نوجوان کا اس
جملہ پر پہونچنا تھا کہ فرط گریہ سے آواز بیٹھ گئی اور سارے جلسہ مین جوش پیدا ہو گیا
ہمارے نوجوان نے جوش مین آکر اپنی سونے کی گھڑی معہ چین جو ساڑھے تین سو
روپے کی تھی دے ڈالی)۔ مین اسوقت اسلئے کھڑا ہوا ہون کہ انصاریون کیطرح
اپنی جان اور اپنے مال قوم اور اسلام پر فدا کر دون۔۔ وہ اسلام جسکو ہمارے آبا نے اپنے

خون سے سینچ کر پالا تھا کیا ہم اوسکو ذلیل دیکھ سکتے ہین؟ - نہین ہرگز نہین - ہمارے
معزز علما کی پگڑیان اوتر جائین اور ہم کپڑے پہنے رہین (پھر ہمارے پرجوش نوجوان نے
اپنا کوٹ اور جاکٹ اوتار کر دے ڈالا) اگر ہم اوسی پاک نسل سے ہین تو ہمکو اونکا نمونہ
بننا چاہیئے - ہم اس جلسہ کو مشاعرہ بنانے کے لئے نہین آئے ہین - ہم یہ دکھانیکو آئے
ہین کہ ہم مین اسلام کی کتنی محبت اور کتنی دقعت باقی ہو - اگرچہ ہم ذلیل حالت مین ہین
مگر آبائی جوش ابتک ہم مین باقی ہے - آبائی خون ابتک ہماری رگون مین دوڑ رہا ہی
عہ ٹوٹی دیوارین ہین یا یاس کی تصویرین ہین - ہمارے پیشوا گدائی کو نکلین
اور ہم کھڑے دیکھتے رہین - بھائیو اب بھی سنبھلو! اب بھی اوٹھو - ان قومی
بھکاریون کی جھولیان بھر دو - ان اسلامی گداؤن کا دامن بھر دو کہ پھر دوسرے
در تک انکو جانا نہ پڑے - ہاے! ہم مدینہ سے ملک فتح کرنیکو نکلے تھے - کاسۂ
گدائی لیکر نہین - ہم اسلامی شان وشوکت لیکر چلے تھے - بھیک مانگنے کو نہین - ہاے
ہمارے یہ مقدس علما اسوقت بڑی بڑی درسگاہون مین درس دیتے ہوتے تبلیغ اسلام
فرماتے ہوتے - مگر ہماری غفلتون کے نتیجے سے اور ہماری ہی لئے اونھین آج در در بھیک
مانگنا پڑی - آہ! ہم کیا تحریک کرین اور کس بات کی تائید کرین - ہم اپنے ہوش مین نہین
ہین - ہم سے یہ نہین دیکھا جاتا کہ یہ نورانی صورتین ہمارے دروازہ پر گداگری کرین اور
پھر ہمارے ہی لئے - (خدا جانے یہ پچھلا جملہ کس سچے دل سے نکلا تھا کہ سارے جلسہ
مین کہرام مچگیا - کوئی اپنے ہوش مین نہ تھا - عبائین - عمامے - کپڑے - گھڑیان
روپئے مینہ کیطرح سے برسنے لگے) تو بھائیو تم اتنا تو کردو کہ پھر یہ دوسرے دروازے پر
جاکر ہاتھ نہ پھیلائین" وغیرہ وغیرہ -

(۹) ہمارے نوجوان رئیس **مولوی شاہ منیر الدین احمد** صاحب رئیس و سکریٹری معین الندوہ اسلامپور نے اس تحریک کی تائید مین نہایت ہی برجستہ اور معقول تقریر کی ۔ نہایت ہی سلجھی ہوئی باتین تھین جو کچھ آپ نے بیان فرمایا وہ قابل قدر تھا ۔ پھر آپ نے خاص اپنے اور نیز از جانب معین الندوہ اسلامپور کے چندہ کی ایک فہرست تقریباً ۱۲۰۰ سو روپیے کی پیش کی جسمین سے قریب بارہ سو کے خاص دار العلوم کیلئے اور کوئی دو سو کی رقم خاص طلبا کے لئے مخصوص تھی ۔

(۱۰) پھر **مرزا کمال الدین صاحب سخن** طہرانی نے اپنا فارسی قصیدہ جو سرمایہ دار العلوم کے متعلق تھا اس جوش سے اپنے ایرانی لہجہ مین پڑھا کہ سارا ہال گونج اوٹھا ۔ سارے جلسہ پر ایک کیفیت طاری تھی ۔

(۱۱) اسکے بعد ہمارے مولنا شاہ **محمد سلیمان** صاحب کھڑے ہوئے اور ایسی دلچسپ تقریر کی کہ سبحان اللہ ۔ جابجا مثنوی مولانا روم کی چاٹ دلکو چھین لئے ڈالتی تھی ۔ عموماً آپ کے وعظ مین خاص اثر ہوا کرتا ہے ۔ اسوقت کی تقریر بھی حاضرین جلسہ کو رولا ہی کر رہی ۔

(۱۲) ان کے بعد ہمارے دوست **شیخ عبد القادر صاحب** بی اے ۔ ایڈیٹر اخبار **پنجاب اوبزرور** لاہور ۔ روسائے لاہور کیطرف سے پیام کہنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا :۔ جناب صدر انجمن ۔ و اعیان بہار و معزز حاضرین جلسہ ! جن دلگداز تقریرون کو آپ نے ابھی سنا وہ ایسی نہین ہین کہ کبھی بھولی جائین ۔ مین جس بات کے بیان کرنیکو تیار آیا تھا ۔ اسوقت خود میرا دل قابو مین نہین ہے کہ کچھ کہہ سکون

اللہ رے جوش! اللہ رے جلسہ کی شان اور دلفریفتگی! مہمان اور سامعین ٹوٹے پڑتے ہین پنجاب سے بھی بڑے بڑے علما جو معزز انجمنون کیطرف سے ڈیلیگیٹ (وکیل) ہوکر آئے ہین شریک جلسہ ہین - کوئی اہل وعیال کو چھوڑ کر آیا ہے - کوئی گھر مین بیمار کو کراہتا چھوڑ آیا ہے - کوئی نوکری سے آیا ہے - توکیا یہ سب بغیر دل آویزی سکے آئے ہین - نہین اسلام کی امداد کو تو آپ سمجھ لیتیے گویا ان پہونچے ہین - آپ دیکھتے ہین یہ جو کسی عفت تآجا تون کو پاؤن کے کڑے اُترے رکھے ہین اوسی اسلام کی اعانت کیواسطے یہ سہاگ کے زیور اوتارے گئے ہین - اگر یہہ کسی سنار کی دوکان پر جائین تو کچھ وقعت نہین رکھتے - اگر آپ لوگون مین اس کڑے کے اوترنے کی غیرت ہے - اور اس اعانت کا آپ لوگون پر کچھ اثر ہوا ہے تو کل مین وقت دیکھنا چاہتا ہون کہ اس ایک ایک کڑے کا اتنے دام آئین کہ دارالعلوم تیار ہوجاے - اور اگر اتنے نہ آئے تو مجھے سخت افسوس ہوگا کہ یہان کے لوگون نے اوس بیچی اعانت کی کچھ بھی قدر نہ کی - کیا مولنا وارث حسن [illegible] یہ عمامہ جو آپ کی نگاہ ہون مین پچاس روپے کی وقعت رکھتا تھا؟ (ہرگز نہین) اوسکے ہزارہا ملتے تو کم تھا - (ہاے فیاض دریادل رئیس مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ ہونے جو اوس عمامہ کو پچاس روپے مین لے چکے تھے پچاس اور اضافہ فرمایا - بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عمامہ جناب حاجی مولنا شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ قدس سرہ کا تھا جو اپنے ہاتھ سے مولنا وارث حسن صاحب کے سر پر باندھا تھا - اور مولنا اوسکو بہت عزیز رکھتے تھے - یہہ پہلی مرتبہ آپ نے اوسکو زیب سر کیا تھا - و

اب آپ کو اوسکے بعد اکرنے کی سخت حسرت ہی کیا ابھی ہمارے فیاض دریا دل

رئیس ایسی متبرک چیز کے لئے سۃ نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز ۔ کہکر کچھ اور اضافہ نفرمائینگے؟

ہمکو اونکی فیاضی سے پوری توقع ہے کہ وہ ہزار مین بھی اوسے سستا پائینگے)

اسکے بعد آپ نے پنجاب والونکی طرف سے بہار والونکا شکریہ ادا کیا۔

مولوی اصغر علیصاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کو وقت

نہ مل سکا اسلیئے اونکا عربی خطبہ اور فارسی نظم دوسرے روز پر اوٹھا رکھی گئی۔

بارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔ مہمان اپنی اپنی فرودگاہون کو گئے۔ والنیٹرون

مین آج ایک غیر معمولی جوش نظر آرہا ہے۔ دوڑ دوڑکر خود اپنے سرون پر خوان

اوٹھا اوٹھا کر مہمانون کی فرودگاہون مین پہونچا رہے ہین۔ گو جلسہ تمام ہو چکا ہی

مگر سبکے سب پرجوش نظر آرہے ہین۔ ایک نشہ سا چڑھا ہوا ہے۔ جوش مین سوالے

ہین۔ خدایا آج کا جوش ہمیشہ کے لئے قائم رہجائے۔ آمین!

پھر اوسیطرح آخر وقت سے مدرسہ کی مسجد مین وعظ کا عام جلسہ تھا۔

جناب مولانا شاہ **ابو الخیر صاحب** فصیحی غازی پوری کا موقع موقع سے مثنوی مولانا

روم کے اشعار پڑھنا سارے جلسہ کو بیخود بنا رہے ہوئے تھا مولانا **اصغر علی**

صاحب روحی کا پرجوش وعظ تو اہل پٹنہ کبھی بھول نہین سکتے۔ مولانا

شاہ **محمد سلیمان** صاحب پھلواروی کا بیان تو آپ اپنی نظیر ہے۔ **مولوی**

ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن

نے بھی خوب ہی بیان فرمایا۔ **قاری میران شاہ** صاحب اور **واجد علی** طالب العلم

دار العلوم نے یہان بھی چند آیتین تلاوت کین۔ رات کا وقت اوسیر اونکی دلگداز

آواز سارا جلسہ محو اور بیخود تھا۔ ہمارے معزز دوست مولوی شیخ عبد القادر صاحب بی اے۔ ایڈیٹر پنجاب اوبزرور لاہور نے بھی مختصر سی تقریر کی کہ "بھائیو یہاں سے کچھ لیکے جانا چاہیئے۔ مگر بند قصے کہانیاں لیکر نجانا مثنوی کی نے لیکر نجانا۔ وہی لیجانا جس سے تمہاری عاقبت بخیر ہو"۔

کارروائی اجلاس سوم ۶ نومبر روز سہ شنبہ

۷ بجے صبح سے کارروائی جلسہ کی شروع ہوئی۔

(۱) پہلے قاری میران شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور چند آیتیں کلام مجید کی تلاوت کیں۔ انکے کھڑے ہوتے ہی سارے جلسہ کی نگاہیں انکی طرف اوٹھ گئیں۔ اور ہر ایک دل پہلو میں مچلنے لگا۔ اللہ ری آپکی قرأت!۔

(۲) پھر مولانا شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب علیہ الرحمۃ پھلواروی کھڑے ہوئے اور دار العلوم کی ضرورت اور فوائد پر قلّ ودلّ تقریر کی۔

(۳) مولوی شاہ منیر الدین صاحب رئیس اسلام پور نے بھی دار العلوم ہی کے فوائد کو معقول دلائل سے ثابت کیا۔ آپ کی سلجھی ہوئی تقریر سے اراکین جلسہ بہت ہی محظوظ ہوئے۔

(۴) مولانا حکیم محمد اسحاق خان صاحب دربھنگوی نے سرمایہ دار العلوم کے متعلق ایسی پرجوش تقریر کی کہ سارا جلسہ گرما گیا۔ اللہ ری آپ کی زبان کی روانی جو کچھ آپ نے بیان کیا آپ ہی کا حصہ تھا۔ آپ کی تقریر کا پچھلا حصہ ایسا پرجوش تھا کہ سارا ہال بیخود تھا۔

(۵) ان کے بعد ہمارے معزز دوست مولوی شیخ عبد القادر صاحب ایڈیٹر پنجاب آبزرور لاہور کھڑے ہوئے۔ اور وہ سمان آنکھون کے نیچے کھڑا کر دیا کہ کبھی غایب نہین ہو سکتا۔ آپ نے دار العلوم مین کتب خانے کے لئے زیادہ زور دیا تھا۔ آپ کی ایسی پر زور اسپیچ بھلا بے اثر رہ سکتی تھی ہر طرف سے سو سوا ور دو دو سو کتابین وقف ہونے لگین۔ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے سو جلدین مولوی حافظ سید نذیر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ نے سو جلدین۔ مولوی سید عبد الغنی صاحب استھانوی بہاری نے سو جلد نادر کتابین مصر و بیروت کی چھپی ہوئی جو تخمیناً کم سے کم دو ہزار روپے کی ہونگی وقف کر دین۔ اور دیگر حضرات نے بھی تھوڑی بہت کتابین نذر کین۔

مولوی عبد الغنی صاحب کی اسلامی فیاضی خاصکر شکریہ کی مستحق ہے کہ علاوہ اپنی تنخواہ یکماہہ سوا تین سو روپے سکہ حالی کے۔ کتابون کے عطیہ مین زیادہ تر وہی نادر اور بیش بہا کتابین وقف کین جنکی دار العلوم کو اشد ضرورت تھی فجزاہ اللہ خیر الجزاء!

(۶) اسکے بعد مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور علم کی ترقی و تنزل پر نہایت برجستہ تقریر کی۔ آپکی تقریر سے اسلام کی اگلی شان آنکھون کے نیچے پھر گئی۔ پھر آپ نے اپنا عربی قصیدہ پڑھا جو ندوۃ العلما کی خیر مقدم مین لکھا تھا۔

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازی پوری نے

دار العلوم کی ضروریات پر تقریر فرمائی - آپ کے بیان سے ہر شخص واقف ہو محتاج بیان نہین -

(۸) بعد مسٹر سید علی امام صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور کھڑے ہوئے اور انھون نے اپنی پر جوش اور پُر زور اسپیچ سے ثابت کر دیا کہ صوبہ بہار کو اِس دار العلوم سے کیا کیا فائدے پہونچینگے - آخر مین ہمارے عزیز نے قوم کو اس دار العلوم کی اعانت کیلئے للکارا اور ایسی تقریر کی کہ جسکے پاس جو کچھ تھا اوسنے دے ہی دیا - غایت یہ ہو کہ ایک شخص نے دو دھیلے جو اوسکی کمر مین تھے دے ڈالے - علاوہ ان عام قومی فیاضیونکے جنکی تفصیل موجب طوالت ہو - اسوقت چند بڑی بڑی رقمین بھی موعود ہوئین مثلاً مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر بانکی پور ایک ہزار - مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹر دوسو - مولوی سید حسن امام صاحب بیرسٹر ایک سو - اور ایک مسلمان دردمند اسلام ڈپٹی کلکٹر صاحب نے (جو اپنا نام ظاہر کرنا نہین چاہتے) اپنی پوری یکماہہ تنخواہ مبلغ تین سو روپیہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا - شاباش ہو انکی ہمت پر - خدا ایسے ہمدردان وطن اور غمخواران قوم کو دونون جہان مین بامراد رکھے اور ہر فرد قوم کو انکی پیروی کی توفیق عطا فرمائے -

بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ کئی کارروائیان ناتمام رہگئی ہین - اسلئے چوتھا اجلاس بعد نماز مغرب کے ہوگا -

حسب معمول مدرسہ کی مسجد مین وعظ ہوا مگر آج نماز مغرب کے بعد ہی وہ جلسہ برخاست ہوگیا - اور سامعین اجلاس کی شرکت کیلئے ٹوٹ پڑے -

اجلاس چہارم

(۱) حافظ واجد علی طالب العلم دار العلوم نے نہایت ہی پُر درد لہجہ مین چند آیتین قرآن کی تلاوت کین یہ ات کا سمان آخری الوداعی جلسہ وسیریہ دردناک آواز قیامت کا اثر کر رہا تھا۔ جسنے یہ سمان اپنی آنکھون سے دیکھا ہے وہی خوب اسکا اندازہ کرسکتا ہے۔

(۲) مسٹر سید شرف الدین احمد صاحب بہاری بیرسٹر ایٹ لا کو چونکہ صبح کیوقت موقع نہ ملا اسلئے آپ نے چوتھے اجلاس مین رات کیوقت تقریر کی اگرچہ آپ نے مختصر تقریر کی مگر جو کچھ بیان کیا قلّ ودلّ تھا۔ قومی حیثیت سے بھی مسلمانون کو عربی پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کو بہت ہی حسن وخوبی سے بیان فرمایا۔

(۳) ابو الخیر محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر انٹرنس اسکول بانکی پور نے طلبا کیطرف سے ندوۃ العلما کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ اور آرزو کی کہ گو ہملوگ انگریزی پڑھتے ہین مگر علما اپنی حسن اخلاق سے برابر ہماری دستگیری اور ہماری رفتار وکردار کی نگرانی فرماتے رہین اور ہم تو اُنکے حکم کے تابع اور اونکے غلام ہی ہین۔ ہم اونکی جتنی خدمت کرین کم ہے۔

(۴) مولوی حبیب اللہ صاحب ایم۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر موتیہاری نے ندوۃ العلما کی تائید مین نہایت ہی نفیس تحریر پڑھی۔ افسوس ہے کہ تنگی وقت کیوجہ سے وہ پوری تحریر سنا نہ سکے۔

(۵) اسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور

نے موقع کی نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کو علما کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہئیے۔ اور علما کو انھین کیسا سمجھنا چاہئیے۔ اسکو بہت ہی اچھے عنوان سے بیان فرمایا۔ اور انگریزی خوانون سے علما کی وحشت کرنے کو حق بجانب اور درست ثابت کیا۔ اور فرمایا کہ ہم انگریزی سے رنگے ہوؤن مین جو عیوب ہین انھین ہمارے علماء کرام اگر ہمارے مہمان ہونیکے باعث بیان نہ فرمائین تو ہم خود بیان کردیتے ہین اور وہ یہ ہین کہ اول تو ہمنے اپنی شکل و شباہت مسلمانونکی سی نہین رہنے دی اور اسلامی وردی اوتار دی۔ دوم ہم مودب نہین ہین۔ تیسرے یہ کہ ہم نماز جنازہ تک نہین جانتے نماز کو ہم ڈریل (ذلیل یعنی سزا جو سپاہی کو غیر حاضری کے باعث دیجاتی ہے) کہتے ہین ہمین ولایت سے واپس آنے پر مولوی کہا جاتا ہے اور جانتے نماز تک نہین اور پھر فرمایا کہ ایک مسلمان تعلیم یافتہ سے عدالت مین جرح کیگئی اور پوچھا گیا کہ تم دعاے قنوت جانتے ہو تو اونھون نے کہا نہین۔ اسپر خیال کیا گیا کہ شاید دعا قنوت کے بدلے اور کوئی دعا یاد ہو پھر پوچھا گیا کہ فجر کی نماز کی کتنی رکعتین ہین اسکا بھی جواب وہ نہین دے سکے اسلئے ہم آپ اپنا مرض بتائے دیتے ہین۔ علما اسکا علاج کرین نبض دیکھین اور تشخیص کے بعد نسخہ لکھین۔ نسخہ تو بعد تشخیص وہ لکھ چکے ہین! وہ نسخہ دار العلوم ہے اوس سے ہمکو مستفید کیجئے۔ اس سے عمدہ موقع ہمکو کب ملیگا۔ آج سیالکوٹ امرت سر۔ لاہور۔ ڈیرہ اسمعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان کے علماء اسجگہ جمع ہین۔ ہم انھین پھر کب دیکھینگے۔ آپ ہماری کشتی کے ناخدا ہین۔ ڈبوئین یا سلامتی کے کنارے پر لگائین۔ اور اگر کوئی شوخی ہم سے ہوئی ہو تو معاف فرمائین۔

اسکے بعد آپ نے الوداعی جملے شروع کئے۔ اللہ اللہ! اسوقت کا پُرحسرت سماں

آنکھون سے خون رو لار ہا تھا" ہمارے علمائے کرام اور ہمارے مشائخ عظام! ہملوگونکی قسمت مین آپ کی زیارت نصیب تھی اسلئے آپ حضرات نے ہمارے بلانے سے اتنے دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ زحمتین اوٹھائین اور ہمارے حق مین رحمت بنے اگر ہملوگون سے آپ مقدس حضرات کی خدمت مین کچھ کمی ہوئی ہو۔ اور ضرور ہوئی ہوگی تو آپ حضرات سے ہمکو پوری توقع ہے کہ معاف فرمائینگے۔ اگر ہملوگونسے کوئی غفلت کوئی خطا اور کوئی گستاخی سرزد ہوئی ہو تو شد او س سے درگزر کرینگے۔ ؎ تو براے وصل کردن آمدی۔ نے براے فصل کردن آمدی*

آپ حضرات کے مبارک قدوم سے نہ صرف ہماری آنکھین روشن ہوئین بلکہ ہمارے دل بھی منور ہو گئے۔ یہ آخری جلسہ ہے۔ اور ہماری الوداعی تقریر ہے۔ ہملوگونکی آنکھین اس مقدس جلسے کو عمر بھر یاد کرینگی۔ اور کبھی نہ بھولینگی۔ ہملوگون کے دلون مین اس مقدس جلسے کی شان ہمیشہ چٹکیان لیتی رہینگی۔ اور بیقرار رکھینگی۔ اسوقت ہملوگ رو رہے ہین اور اس مقدس جلسے کو یاد کرکے عمر بھر روئینگے۔ اس مکان کی اینٹ اینٹ روتی ہے اور روئیگی۔ مگر تسکین ہے تو اتنی کہ پھر ہمکو یہ مبارک جلسہ کہین نہ کہین ضرور دیکھنا نصیب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ!

(۶) مولوی اصغر علیصاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج

لاہور نے پہلے اپنا عربی خطبہ پڑھا۔ نہایت ہی فصیح و بلیغ مقفٰے عبارت۔ اسکے بعد آپ نے اپنی فارسی نظم پڑھی۔ یہ اعلےٰ درجہ کی نظم تھی اور آپنے اوسکو پرجوش لہجے مین پڑھا بھی۔ پھر آپ نے علم کے اوصاف بیان فرماتے۔

اور انگریزی خدانون سے علما کے تنفر کی وجہ بتائی۔ آپ کی پرجوش تقریر سے سارے جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔

(۷) مولنا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری نے ندوۃ العلما کی برکتونکو نہایت ہی معقول طریقے سے بیان فرمایا۔ اراکین جلسہ بہت ہی محظوظ ہوئے۔

(۸) مولنا قادربخش صاحب شہسرامی نے اسلامی اخلاق کے متعلق نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ اور اسلام کے اگلی کارنامونکا مرقع کھینچ دیا۔

(۹) مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پورنے وہ مضامین اور نظمین پیش کین جو اجلاس ندوۃ العلما مین پڑھی جانیکی غرض سے موصول ہوئی تھین اور تنگی وقت کی وجہ سے نہ پڑھی جاسکین۔ ان مین ہمارے مشہور فاضل مولنا حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی کی فارسی مثنوی۔ مولنا عبدالجبار صاحب عمرپوری کا عربی قصیدہ۔ اور مولنا حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی۔ اور مولوی ابوالانوار عبدالغفار صاحب وغیرہ کے عربی قصائد تھے۔ پھر آپ نے انلوگون کا شکریہ ادا کیا کہ محض قومی ہمدردی کے خیال سے ان بزرگوارون نی یہ تکلیف اوٹھائی ہے۔ پھر اون لوگونکا شکریہ ادا کیا۔ جنھون نے اس اجلاس مین مضامین اور نظمین پڑھی ہین۔ اسکے بعد آپ نے اپنے مضمون "نابینا علماے سلف" کو پیش کیا۔

(۱۰) اسکے بعد ہمارے نوجوان عزیز محمد نور الرحمن سلمہ (خلف الصدق

مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب رئیس مغلپورہ وسکرٹری جماعت استقبالی نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے ایک نہایت ہی پُرجوش قصیدہ پڑھا۔ ماشاء اللہ پڑھنے کا انداز نہایت ہی خوب تھا۔ جن اشعار مین مخالفین کیطرف کچھ اشارہ تھا اوسکو صدر انجمن صاحب نے پڑھنے سے روک دیا۔ اور مولوی سید عبد الحی صاحب نائب ناظم نے فرمایا کہ یہ ہمارے مقاصد کے خلاف ہے وہ ہماری نسبت جو چاہین کہین مگر ہم اونکو کچھ کہنا نہین چاہتے نہ اوسکا سننا پسند کرتے ہین۔

(۱۱) ہمارے کمسن عزیز عبد الحق سلمہ (نور نظر جناب مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد رئیس پٹنہ) نے جسکی عمر دس گیارہ سال سے زائد نہین ہے ایک اردو قطعہ پڑھا۔ ایک نوعمر لڑکے کا اس روانی سے ایسے بڑے مجمع مین بے رکی کے ساتھ پڑھنا بالکل حیرت انگیز تھا۔

(۱۲) ہمارے رئیس مولوی سید ابراہیم حسین صاحب کے چھوٹے بھائی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالے نے ایک فارسی نظم پڑھی۔ دس بارہ برس کا بچہ اور فارسی اشعار کا ایرانی لہجہ مین ادا کرنا ایسا بھلا معلوم ہورہا تھا کہ سبحان اللہ۔ اس ننھے بچے کا جھوم جھوم کر پڑھنا موقع مناسب الفاظ پر زور دینا سب کو حیرت مین ڈالے ہوئے تھا۔

(۱۳) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور نہایت پُر درد لہجہ مین یہ تقریر کی۔ بزرگان عظیم آباد! جس افسوسناک وقت کے آنیکا کھٹکا تھا۔ اور جو حسرت آمیز گھڑی

آنے کو تھی آخر آہی گئی - اب یہ جلسہ ختم ہونے کو ہے - اور یہ بزم درہم و برہم ہوا چاہتی ہے - مجھے اجازت ملی ہے کہ مین آپ لوگونکا شکریہ ادا کرون - حضرات! ابتدا ہی سے مین اس ندوۃ العلما کے ناچیز خدام مین ہون - اسلئے شروع سے آجتک جتنے جلسے لکھنؤ وغیرہ مین ہوئے سب مین شریک ہوا مین نے نہ صرف ندوۃ العلما کے جلسے دیکھے ہین بلکہ مسلمانون کی دوسری انجمنون کے جلسون مین بھی اکثر شریک ہوتا رہا ہون - اور ایجوکیشنل کانفرنس کے بھی بہت سے جلسے دیکھے ہین - اسوجہ سے اس قسم کی مجالس کا جو مجھے تجربہ ہے وہ کم نہین ہے مین بلا تصنع سچے دلسے کہتا ہون کہ جو حالت میرے دل پر یہان طاری ہوئی اور جو اثر یہان پیدا ہوا کفیٰ باللہ شہیدا ویسا کہین نہین پیدا ہوا "- آخر مین انھون نے ندوۃ العلما کیطرف سے میزبانون کا ایسے موثر الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور ایسے پر درد جملون مین الوداعی تقریر کی کہ دلون پر تیر و نشتر کا کام کر گئے -

(۱۴) مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور

نے کھڑے ہوکر نہایت ہی شستہ الفاظ مین شکریہ کا جواب دیا -

(۱۵) مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ

پٹنہ عصا ٹیک کر کھڑے ہوئے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ندوۃ العلما کی ترقی کی دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا - مہمانون نے ایک دوسرے کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے ؎

دم رخصت زبان تو کھل نہ سکی
دلکی باتین ہوئین نگاہون مین

واعظون اور مقررونکی تقریرین اور شعرا کی نظمین سب ندوۃ العلما کی رو داد

مین عنقریب شایع ہونگی۔

جلسہ کے بعد روسا کیجانب سے علما کی دعوتین ہوئین۔ دن کیوقت **نواب سید سرفراز حسین خانصاحب رئیس و وایس چیرمین پٹنہ** نے اپنی ممانی اہلیہ نواب یوسف حسین خان مرحوم کیطرف سے نہایت پُر تکلف دعوت کی اور بعد مغرب او بخفین کی تو تعمیر خوشنما مسجد مین وعظ کا جلسہ قرار دیا۔ یہ جلسہ بھی بغایت پُر تاثیر تھا۔ دریادل بی بی نے دوسو روپئے نقد دار العلوم کے نذر کئے۔ خدا انکو دین و دنیا مین جزاے خیر دے اور ہمت مین برکت عطا فرمائے۔ عام چندہ سے کوئی تیس چالیس روپے اس جلسہ مین بھی آئے۔

اسکے بعد یکے بعد دیگرے **مولوی سید ضمیر الدین صاحب رئیس** صدر گلی و سکرٹری جلسۂ دعوت۔ اور **مولوی سید ابراہیم حسین صاحب** رئیس ٹیڑھی گھاٹ۔ اور **مولوی سید شرف الدین صاحب** بیرسٹر بانکی پور کے یہان تکلف کے ساتھ دعوتین ہوتی رہین۔ اور انجمن اسلامیہ بانکی پور کے ناتمام ہال مین دنکو وعظ کا جلسہ ہوا۔ اور پھر رات کو بھی وعظ کا جلسہ گرم رہا۔

نام نامی حضرات علما و مشائخ

لوگون کی دلچسپی اور اطلاع کی نظر سے ذیل مین ہم صرف اون حضرات علما و مشائخ کے نام نامی درج کرتے ہین جنسے ہم واقف ہو سکے۔ اگرچہ جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہین۔ جلسہ مین حضرات علما و مشائخ کی تعداد شمار کے روسے یقیناً دوسو سے بالا اور تین سو کے اندر تھی لیکن افسوس ہے کہ کل حضرات کے نام نامی ہم بروقت قلمبند نہ کر سکے۔ اسلئے مکمل فہرست کے اندراج سے سردست سخت معذوری ہو۔ باقی ماندہ حضرات سے ہم نہایت ادب اور ندامت کے ساتھ معافی کے خواستگار ہین:۔

۱ مولانا حاجی حافظ احمد حسن صاحب کانپوری۔

۲ مولوی شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ

۳ مولانا قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی مدرس اول دار العلوم ندوۃ العلما لکھنو

۴ مولوی شاہ سید محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلما

۵ مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام و رئیس شاہجہانپور۔

۶ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ

۷ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فتحپور ہنسوہ

۸ مولانا حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ فتحپور ہنسوہ

۹ مولوی محمد عبد الجبار صاحب عمرپوری مقیم موتی مسجد علیگڈھ

۱۰ مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء

۱۱ مولوی ابو الخیر صاحب فصیحی غازیپوری

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری

مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور

مولوی شاہ جماعت علیصاحب علی پور میدان ضلع سیالکوٹ۔

مولوی اصغر علیصاحب روحی ایم او ایل پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔

مولوی شیر محمد صاحب جالندھری

مولوی محمد اکبر شاہ صاحب پشاوری

مولوی محمد عبدالحق صاحب پشاوری۔ جہانگیرا

مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

مولوی مقیم الدین صاحب پنجابی مقیم سندیلہ ضلع ہردوئی

مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی مقیم شملہ

مولوی ابوالخیر محمد مکی صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ جونپور

مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری مدرس اول مدرسۂ احمدیہ آرہ

مولوی ابوالبرکات صاحب فصیحی غازی پوری

مولوی نثار احمد صاحب کانپوری

مولوی عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

مولوی سراج الدین صاحب شاہجہانپوری

مولوی احمد علیصاحب خلف مولانا سید محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلما

مولوی شاہ ابوسراج نظام الدین احمد صاحب بہیری

مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ جلیسری

۱۶ مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب رئیس بدایون۔

مولوی محمد اسحٰق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ

مولوی نور الحسن صاحب مدرس مدرسہ سندیلہ ضلع ہردوئی

مولوی ابو الحسن صاحب گھوسی ضلع اعظم گڈھ

مولوی ابو المعالی محمد علی صاحب مئوئی اعظم گڈھی مدرس مدرسہ رحمانیہ داناپور۔

مولوی حکیم ابو المکارم محمد علی صاحب رئیس مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی ابو الفیاض محمد عبد القادر صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی حکیم محمد عمر صاحب سکریٹری معین الندوہ بستی پورہ ساکن مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی ابو الانوار محمد عبد الغفار صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ نگر ضلع بلیا ساکن مئو اعظم گڈھ

مولوی سید وارث حسن صاحب مدرس اول مدرسہ ہدایت المسلمین بنارس

مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ اسلام لاہوری

مولوی محمد کریم اللہ صاحب ساکن ادری ضلع اعظم گڈھ

مولوی حافظ عبد الرحمٰن صاحب ساکن مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب اعظم گڈھی

مولوی محمد یوسف صاحب اعظم گڈھی

مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب اعظم گڈھی

مولوی حکیم محمد قاسم صاحب ساکن قصبہ ظہور آباد ضلع غازی پور

مولوی مرتضٰی احسن صاحب مدرس اول مدرسہ امدادیہ دربھنگہ۔

۴۹ مولوی حاجی شاہ منور علی صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

مولوی حکیم محمد اسحٰق خانصاحب رئیس دربھنگہ

مولوی منور علی صاحب مدرس اول مدرسہ چشمۂ فیض قرآنیہ ململ ضلع دربھنگہ

مولوی الطاف کریم صاحب ساکن ملک چک ڈاکخانہ گوبندپور ضلع پٹنہ

مولوی محمد مبارک کریم صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ بہار ضلع پٹنہ

مولوی حافظ شاہ رحمت اللہ صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم مظفرپور۔

مولوی عبدالشکور صاحب بہاری مدرس اول مدرسۂ عربیہ مظفرپور۔

مولوی سراج الدین احمد صاحب مدرس اول سوسائٹی اسکول مظفرپور

مولوی حکیم عبدالباری صاحب رئیس نگرنہسہ مقیم لودیکٹرہ پٹنہ۔

مولوی محمد مبارک حسین صاحب ہیڈ مولوی نارتھ بروک اسکول دربھنگہ۔

مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری ساکن اسلام پور ضلع پٹنہ

مولوی کرامت علیہ صاحب ساکن چاٹگام تھانہ مالن کھاٹ ڈکن پوروہ باڑا۔

مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب ساکن اوگانوان ہیڈ مولوی سیٹی اسکول لودیکٹرہ پٹنہ

مولوی عبدالنور صاحب سابق مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ مقیم رحیم آباد ضلع دربھنگہ

مولوی محمد عبدالشکور صاحب ساکن گورکھپور محلہ بسنت پور۔

مولوی عبدالماجد صاحب ساکن لکھمنیان ضلع مونگیر

مولوی ابوالمجد عبدالماجد صاحب بھاگلپوری

مولوی الٰہی بخش خانصاحب ٹراکری بہاری

مولوی عبدالغفار خانصاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ گیا

مولوی خیرالدین صاحب مدرس مدرسۂ عربیہ گیا۔

مولوی محمد عبدالرحمن صاحب بہاری

مولوی حکیم محمد لطف الرحمن صاحب عظیم آبادی

مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہسرامی

مولوی محمد عبدالجبار صاحب شیخپورہ ضلع مونگیر

مولوی عبدالرحمن صاحب ساکن لودی کٹرہ پٹنہ

مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن موضع کاکو ضلع گیا۔

مولوی محمد رفیق صاحب شہبازپوری

مولوی معین اظہر صاحب رئیس بہین ضلع پٹنہ

مولوی شاہ محفوظ الحق صاحب محلہ کنگھیا ٹولہ پٹنہ

مولوی عبدالعزیز صاحب پٹنہ

مولوی نوراللہ صاحب ساکن موضع نیمی ضلع پٹنہ

مولوی عنایت اللہ صاحب دربھنگوی حالمقامی پٹنہ

مولوی شاہ ولایت حسین صاحب رئیس ضلع گیا۔

مولوی خیرالدین صاحب ساکن بہار ضلع پٹنہ

مولوی حکیم محمد لطیف حسین صاحب ساکن دیوان محلہ پٹنہ

مولوی حکیم محمد ضمیرالحق صاحب قیس ساکن آرہ ضلع شاہ آباد

مولوی حفیظ اللہ صاحب اعظم گڈھی مقیم ٹیڑھی گھاٹ پٹنہ

مولوی محمد صدیق صاحب پٹنہ

مولوی ابوالنصر صاحب ساکن قصبہ نگرنہسہ ضلع پٹنہ

مولوی نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ بتیا گنج اول

مولوی محمد صاحب پسر مولوی دین محمد صاحب رئیس بتیا۔

مولوی معین الدین احمد صاحب

مولوی نور الحسن صاحب لودیکٹرہ - پٹنہ

مولوی محمد صاحب اڈیٹر آثار حسن مغلپورہ پٹنہ

مولوی نور الہدی صاحب پسر مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب زبیری الہاشمی صادقپور پٹنہ

مولوی حافظ محمد حسام الدین احمد صاحب دیوان محلہ - پٹنہ

مولوی محمد حسین صاحب نگرنہسہ ضلع پٹنہ

مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس سکرٹری عین الندوہ اسلام پور ضلع پٹنہ

قاری عبد اللہ صاحب بصری مجود عرب

مولوی حکیم محمد اشرف خانصاحب واعظ و وکیل انجمن حمایت اسلام مظفرپور

مولوی جمیل احمد صاحب ساکن یحییٰ گنج سیوان ضلع سارن

مولوی محمد احسن صاحب ساکن استھانوان ضلع پٹنہ مقیم بہار محلہ

مولوی ابو یحییٰ محمد زکریا صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ مظفرپور

مولوی عبد الرحمن صاحب ناصری گنج برنیر گنج ضلع آرہ

مولوی محمد نجم الدین صاحب ساکن جہلم تحصیل پنڈ دادنخان موضع دریالا علاقہ جہانگی ڈاکخانہ

مولوی عبد الشکور صاحب ساکن موضع برناوان ڈاکخانہ بہار ضلع پٹنہ

مولوی عبد المنان صاحب ساکن بہیورہ ڈویزن داناپور ضلع پٹنہ

مولوی عبد الغفور صاحب ساکن موضع نعتونی ضلع دربھنگہ

مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب واعظ اسلام و وکیل مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

مولوی دیدار حسن صاحب مرشد آبادی

مولوی ابو الجمیل محمد عبد الجلیل شیفتہ بگوانپور ضلع دربھنگہ

مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ مونگیر

مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ

مولوی حکیم عبد الحمید صاحب رئیس خواجہ کلان گھاٹ پٹنہ

مولوی شاہ عبد الحق صاحب

مولوی حکیم ظہیر احسن صاحب شوق نیموی مقیم شاہ کی املی۔ پٹنہ

مولوی سید رحیم الدین صاحب استھانوی مقیم بانکی پور پٹنہ

مولوی حافظ سید شاہ تجمل حسین صاحب ساکن دیسنہ ضلع پٹنہ

مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری سرہیدوی صدر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن

مولوی حکیم محمد عبد الکبیر صاحب ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر

مولوی محمد عمر صاحب۔ پٹنہ

مولوی محمد عبد الشکور صاحب ساکن ہرگانوان۔ بہار ضلع پٹنہ

مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

مولوی عزیز الدین صاحب موضع ملا چک ڈاکخانہ فتوحہ ضلع پٹنہ۔

مولوی حکیم سید کفایت حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

شمس العلما مولوی عبد الرؤف صاحب رئیس صادقپور پٹنہ

۱۲۵ مولوی سید ابو ظفر صاحب مدرس مدرسہ بہار ضلع پٹنہ
مولوی الفت حسین صاحب ساکن سولانگر مظفر پور
مولوی ابو الخیر سید انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ پیٹھانہ ضلع پٹنہ
مولوی حکیم محمد شریف صاحب ساکن منہدانوان ضلع پٹنہ
مولوی سید شاہ غنیمت حسین صاحب ساکن متصل بختیار پور۔ بہار ضلع پٹنہ
مولوی سید فدا حسین صاحب محی الدین پوری مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ
مولوی محمد عبد الحمید صاحب۔ نارتھ بروک اسکول دربھنگہ
مولوی حکیم محمد شفیع الدین صاحب رئیس قاضی بہیڑہ۔ ڈاکخانہ جوگیارہ ضلع دربھنگہ
مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن موضع کریہ ضلع دربھنگہ
مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ
مولوی شاہ عبید اللہ صاحب فریدی سجادہ نشین خانقاہ پھلواری
مولوی شاہ شہود الحق صاحب چشتی فخری نظامی۔ بیر بیگہہ ضلع پٹنہ
مولوی شاہ عبد القادر صاحب سجادہ نشین شاہ ولایت علی صاحب علیہ الرحمۃ
اسلام پور ضلع پٹنہ
مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پھلواری ضلع پٹنہ
مولوی حکیم رشید النبی صاحب دیسنوی مقیم بانکی پور پٹنہ
مولوی سید محمد احسن صاحب استھانوی بہاری
مولوی سید عبد الغنی صاحب استھانوی بہاری متوسل ریاست حیدر آباد دکن
۱۴۲ مولوی شاہ عین الحق صاحب خلف مولانا شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی علیہ الرحمۃ

مولوی حافظ سید عبد الرحمن صاحب سجادہ نشین شمس العلما مولانا محمد سعید صاحب علیہ الرحمۃ عظیم آبادی

مولوی عبد الحی صاحب ہیڈ مولوی کالجیٹ اسکول پٹنہ

مولوی حکیم سید ابو حبیب صاحب ساکن دیسنہ ضلع پٹنہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب پروفیسر پٹنہ کالج

مولوی ظہیر الحق صاحب ساکن پھلجھی۔ بہار تحصیلدار ریاست سکندرہ ضلع مونگیر

مولوی حکیم محمد یوسف صاحب نگرنہسہ مقیم پٹنہ

شیخ محمد ظہور صاحب نبیرہ مولانا حاجی شاہ خدا بخش علیہ الرحمۃ غازیپوری نقشبندی

قدس اللہ سرہ و افاض علینا برہ

شیخ محمد شکور صاحب نبیرہ ایضاً

شاہ محمد یسین صاحب سجادہ نشین خسرو پور نوابادہ ضلع پٹنہ

شاہ محمد واجد صاحب۔ خسرو پور نوابادہ ضلع پٹنہ

مولوی حکیم سید عبد الغنی صاحب ساکن ڈومرانوان ضلع پٹنہ حال المقامی بانکی پور

مولوی حکیم سید محمد اسمعیل صاحب ہمشیرزادہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ساکن جواڑہ ضلع مونگیر

حکیم سید محمد طٰہٰ صاحب ساکن موضع بحڑ ضلع مونگیر

مولوی حکیم عبد الشکور صاحب ساکن موضع عیسے پور حال المقامی صدر گلی پٹنہ

مولوی ابو ظفر صاحب دہلوی ہڈ ماسٹر بہار اسکول

مولوی عبد الجبار صاحب ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر

مولوی حکیم ابو الحسن صاحب ساکن دیسنہ حال المقامی اسلامپور ضلع پٹنہ

مولوی حکیم نصیر الحق صاحب ساکن ڈیانوان حال المقامی محلہ [illegible] بانکی پور

۱۹۱ شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین شاہ کی املی پٹنہ

شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ نشین میتن گھاٹ پٹنہ

مولوی حکیم محمد فاروق صاحب عالمقامی اسلامپور ضلع پٹنہ

مولنا کمال الدین سنجر طہرانی

شاہ ولیعہد خلیفہ شاہ غلام مظفر صاحب بلخی سجادہ نشین ابی پور فتوحہ ضلع پٹنہ

۱۹۶ شاہ سجادہ نشین خانقاہ خواجہ کلان شہر پٹنہ

ہمارے خیال مین لوگون کو اس امر کے دریافت کا بھی شوق ہوگا کہ اس اجلاس مین زرچندہ وغیرہ سے کل کسقدر آمدنی ہوئی۔ تفصیلی حساب تو اصل روداد مین انشاء اللہ بہت جلد شائع ہی ہوگا۔ سردست ہم اسقدر بتا سکتے ہین کہ ہماری تخمین مین کل آمدنی بجمیع الوجوہ بیس ہزار ہے جسمین سے تقریباً چھ ہزار تو نقد آئے۔ اور کوئی تین ہزار کی کتابین۔ باقی گھڑیون زیورون کپڑون اور اشیا کی تخمینی قیمت ہے۔ اور زر موعود کی بھاری رقم اوسکے علاوہ جو انشاء اللہ آجکل مین وصول ہی ہوا چاہتی ہے۔ نقدی اور اشیاء کی فہرست کی تو اس مختصر مین گنجایش نہین۔ البتہ صرف زر موعود کی فہرست ہم ذیل مین درج کیے دیتے ہین :-

---

فہرست چندۂ موعود باجلاس ہفتم ندوۃ العلما

بمقام عظیم آباد پٹنہ منعقدہ ۴، ۵، ۶ نومبر ۱۹۰۰ء

متعلق معین الندوہ بانکی پور

نمبر	اسامی	دار العلوم یکمشت	دار العلوم ماہانہ	دار العلوم سالانہ	وظیفہ	کتب	کیفیت
۱	مولوی سید عبد الغنی صاحب استھانوی بہاری متوسل ریاست حیدرآباد دکن تنخواہ یک ماہ	سماعہ سکہ عالی	لسہ	اقساط	۰	۱۰۰ جلد مجلد عمدہ	کتب مطبوعہ مصر و بیروت قیمتی زائد از دو ہزار روپیہ
۲	مولوی خلیل الدین صاحب پھلواری ضلع پٹنہ	۰	۰	للعہ	۰	۱۰ جلد	
۳	عزیزی سلطان الدین حسین صاحب سلمہ فرزند نہ سالہ مسٹر نصیر الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا	۰	۰	۰	سہ سالانہ	۰	وظیفہ ایک طالب العلم کا بہاری
۴	محمد فضل الرحمن ولد محمد اسحاق صاحب حال مقامی محلہ بابو پور بانکی پور	۰	۰	سہ	۰	۰	
۵	شیخ ابو حامد ساکن موضع ترائی پرگنہ بلیا ضلع پٹنہ	۰	۰	عما	۰		برای خرچ طالب العلم بہاری
۶	مسماۃ امۃ الفاطمہ زوجہ مولانا محمد ابراہیم مرحوم نگرنہسہ پٹنہ	۰	۰	مہ	۰	۰	
۷	نظیر الدین احمد صاحب ساکن پیلانواں ڈاکخانہ نوبت ضلع پٹنہ	۰	۰	ےعہ	۰	۰	
۸	قمر الدین احمد صاحب طالب العلم پٹنہ کالج	۰	۰	ےعہ	۰	۰	

نمبر شمار	اسامی	دار العلوم یکمشت	ماہانہ	سالانہ	وظائف	کتب	کیفیت
۹	مولوی شمس الحق صاحب ساکن نگرنہسہ پٹنہ	ایک تمغہ نقرئی	۰	۰	۰	۰	
۱۰	فتح محمد نان پز پھلواری پٹنہ	-	۰	صہ	۰	۰	
۱۱	مولوی عبد المجید صاحب موضع شہپور پٹنہ	۰	۰	۰	للعہ سالانہ	۰	وظیفہ طالب العلم بہاری
۱۲	مرزا کمال الدین صاحب تاجر طہرانی	۰	۰	صہ	۰	۰	
۱۳	مولوی عبد الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر بتن کوٹھوا مڈل اسکول ضلع شاہ آباد	۰	۰		صہ سالانہ	۰	بابت طلبا
۱۴	قاضی سید آل حسین صاحب پھلواری ضلع پٹنہ	۰	۰	عما	۰	۰	
۱۵	حبیب الدین حیدر صاحب پٹنہ کالج فرسٹ ایر تا دو سال	۰	سہ		۰	۰	
۱۶	سید محمد حسین احمد سہروردی فرسٹ ایر پٹنہ کالج	معہ	۰	۰	۰	۰	
۱۷	ایک مسلمان صاحب بذریعہ مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک اپنیم بانکی پور	۰	۰	۴عہ	۰	۰	
۱۸	منشی منظور احمدی صاحب تائید مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور۔	۰	۰	۹۴	۰	۰	بغرض حفظ صحت طلباء
۱۹	منشی محمد نور الحسن صاحب مختار سبزی باغ بانکی پور	۰	۰	۹ہ	۰	۰	
۲۰	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری پٹنہ	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ جلد کتب عربیہ	

نمبر	اسامی	دار العلوم ماہانہ	دار العلوم سالانہ	دار العلوم یکمشت	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۲۱	مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	صماً	.	.	.	.	
۲۲	مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	ما	.	.	.	.	
۲۳	مولوی سید حسین امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	ما۔	.	.	.	.	
	میزان	الـ ۱۱۳۴	ے	اا عہ	وللہ ۸۹	۲۱۰ جلد	

متعلق معین الندوہ پٹنہ

نمبر	اسامی	دار العلوم ماہانہ	دار العلوم سالانہ	دار العلوم یکمشت	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس ڈیرھی گھاٹ۔ پٹنہ	صما	.	.	.	.	
۲	مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب رئیس مغلپورہ۔ پٹنہ	.	.	عہ	مالـ	۱ جلد	وظیفہ ایک طالب العلم بہاری کا تین سال تک
۳	مولوی نہال حسین صاحب رئیس سملی پٹنہ	.	.	-	مالـ	.	ایضاً
۴	مولوی نظام الدین صاحب خلف ڈاکٹر غیاث الدین مرحوم بخشی محلہ پٹنہ	ما	.	.	.	.	
۵	حافظ دوست محمد صاحب تاجر پٹنہ	.	.	.	.	۱۵ جلد قرآن مجید [illegible]	کتب فقہ قیمتی ساٹھ روپے کی اندر ایک سال کے
۶	سید داہب حسین صاحب ساکن بنوا رٹولی پٹنہ	.	.	عہ	.	.	
۷	منشی تابک حسین صاحب خواجہ کلاں گھاٹ شہر پٹنہ	.	.	عہ			

نمبر شمار	اسامی	دار العلوم [illegible]	دار العلوم [illegible]	دار العلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	مولوی فضل امام صاحب خلف مولوی ظفر امام صاحب رئیس مغلپورہ پٹنہ	.	.	عہ ۱۲	.	.	
۹	محمد ہاشم صاحب ساکن محی الدین پور نرانوان ضلع پٹنہ	-	-	ے	.	.	
۱۰	حامد حسین سلمہ خلف شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم صادقپور پٹنہ	عہ	.	.	.	.	
۱۱	سید عبد اللطیف صاحب تاجر پٹنہ	.	.	عہ	.	.	
۱۲	نواب سرفراز حسین خانصاحب رئیس و وائس چیرمین پٹنہ میونسپلٹی	ما/	.	.	.	.	
۱۳	محمد ظہور الدین صاحب فرزند مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس لودیکٹرہ پٹنہ	.	.	عہ	.	.	
۱۴	ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر تنخواہ یکماہ بذریعہ مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب صدر گلی	عما	.	.	.	.	
۱۵	منت خانصاحب سوداگر پٹنہ	عہ	.	.	.	.	
۱۶	مولوی سید عبد المجید احمد صاحب رئیس خلف اکبر میر احمد حسین مرحوم رئیس صدرگلی پٹنہ	عما	.		.	.	

نمبر شمار	اسامی	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱۷	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ	سماعہ	.	.	.	.	
۱۸	مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس میرداد - بہار	۳۵۰ سماعہ			[illegible] علاقی لہ	.	[illegible] طالب العلم کیلیے جو سلسلہ روان کیے امتحان میں سب سے اول ہو
۱۹	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب خلف میر احمد حسین مرحوم رئیس پٹنہ	[illegible]	.	.	.	.	
۲۰	خواجہ محمد خلیل الدین صاحب ساکن محلہ مدرسہ پٹنہ	.	.	.	.	۲۰ جلد	۲۰ جلد کتب ہومیا پیتھی و یک جلد قرآن قلمی مطلا
	میزان کل	۲۶۴۵ [illegible]	×	۹۱ لعہ	۳۶۰ سماسے	۲۰ جلد [illegible]	۵ جلد کتب فقہ قیمتی [illegible]

متعلق معین الندوہ اسلام پور

نمبر شمار	اسامی	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	منشی عبد الکریم صاحب ساکن دانو بیگہہ ڈاکخانہ مخدوم پور ضلع گیا	.	.	عـه	.	.	تا حیات
۲	مولوی سید وحید الحق صاحب ساکن امتھوا - ضلع گیا	.	.	[illegible]	.	.	
۳	مولوی خورشید حسین صاحب ساکن بالی ضلع گیا	.	صـه	.	.	.	بابت وظیفہ سہ سالہ تین طلباء بالی
۴	محمد مسعود الحق صاحب میجرا ضلع پٹنہ ڈاکخانہ مختار گنج فرزند ملک محمد یعقوب صاحب	.	.	.	[illegible]	-	بابت وظیفہ سہ سالہ ایک طالب العلم [illegible]

نمبر شمار	اسامی	دار العلوم [illegible]	دار العلوم [illegible]	دار العلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۵	سید عبد العزیز صاحب کلرک لوکل بورڈ آفس گیا	سہ	.	.	.	.	بوعدہ ادا کاری اندر غش ماہ بحساب پنج روپیہ ماہانہ
۶	باب العلی صاحب ساکن موضع سرمئی ڈاکخانہ بھیڑا ضلع پٹنہ	.	.	لـہ	.	.	
۷	یاور حسین صاحب مختار جہان آباد گیا	.	.	لعہ	.	.	
۸	مولوی سید مظہر الحق صاحب ساکن نرہٹ ضلع گیا	.	.	.	مالہ		بابت وظیفہ سالہ ایک طالب العلم بہاری
۹	سید شاہ محمد حسین صاحب مسوڑھا ڈویزن نوادہ ضلع گیا	.	.	.	مالہ	.	بابت وظیفہ سالہ ایک طالب العلم بہاری
۱۰	مولوی عبد الحی صاحب پلاسی گیا	.	.	ے	.	-	
۱۱	عبد الرشید صاحب ساکن سیلہ آباد پرسائن ضلع گیا۔ علاقہ جہان آباد	.	.	لعہ	.	.	تا مدت سال
۱۲	ضیاء الحق ساکن جہان آباد گیا	.	.	ے	.	.	
۱۳	شاہ محمد حسین صاحب ساکن محمودہ ضلع گیا	عہ	.	.	.	.	
۱۴	قاضی مقبول علی صاحب رئیس ٹرسٹ ضلع گیا	صہ	.	.	.	.	
۱۵	معین الندوہ اسلام پور معرفت سید شاہ منیر الدین احمد صاحب سکرٹری	۱۲۴۴ الـ ۵ وللعہ	.	.	۱۶۲ ماہ		[illegible]
	میزان کل	۱۳۲۶ الـ ۱۴	[illegible]	۵۸	۱۰۲	.	

متعلق معین الندوہ مونگیر

نمبر شمار		دار العلوم ماہواری	ششماہی	سالانہ	یکبارگی	[illegible]	کیفیت
۱	سید محمد علی حسین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری مونگیر	عسہ	.	.	.	.	
۲	چودھری مکنت حسین صاحب رئیس لکھمنیان ضلع مونگیر	.	.	.	مالعہ		وظیفہ سہ سالہ یک طالب العلم بہاری
۳	منشی محمد حسنین صاحب مختار مونگیر	.	.	سہ	.	.	
۴	منشی محمد علی صاحب مختار بڑا بازار مونگیر	.	.	.	مالعہ		بابت وظیفہ اس طالب العلم کے جو ناظم صاحب کی عزیز و مکین ہو
۵	سید علی احمد صاحب ساکن موضع سانوان ڈاکخانہ لکھی سرائے ضلع مونگیر	.	.	عما	.	.	
۶	منشی محمد علی صاحب مختار بلین بازار مونگیر	.	.	للعہ			بابت وظیفہ ایک طالب العلم بہاری
۷	سید ہدایت حسین صاحب خلف مسٹر خلافت حسین صاحب بیرسٹر ساکن ادرین ضلع مونگیر	.	.	.	اللعہ	.	وظیفہ سہ سالہ ایک طالب العلم ساکن ادرین
۸	امیر حسن صاحب ساکن شیخپورہ محلہ بنگہہ ضلع مونگیر	صہ	.	.	.	.	
۹	سید ولی احمد صاحب ساکن کنڈہ ڈاکخانہ سچپا ضلع مونگیر	.	.	سے	.	.	
۱۰	سید شریف احمد صاحب ساکن ایضاً	.	.	سے	.	.	

نمبر شمار	اسامی	دار العلوم [illegible]	دار العلوم [illegible]	دار العلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱۱	اہلیہ سید محمد عبد الرزاق صاحب ساکن گنڈہ	۰	۰	عہ	۰	۰	
۱۲	غلام حسین صاحب ساکن بہرام پور ڈاکخانہ بجواڑہ ضلع مونگیر	۰	۰	صہ	۰	۰	
۱۳	سید محمد اسحاق صاحب موضع گنڈا ڈاکخانہ بجنا ضلع مونگیر	۰	۰	ے	۰	۰	
	میزان کل	۲۵ [illegible]	۰	للعہ ۱۴	ستما ۶	۰	
	متعلق معین الندوہ دربھنگہ						
۱	شیخ الٰہی بخش صاحب ساکن پنڈول ضلع دربھنگہ	۰	۰	عہ	۰		
۲	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن دربھنگہ	۰	۰	عہ	۰		
۳	شاہ میاںجان صاحب ساکن شاہ پور بھگوری ضلع دربھنگہ	۰	۰	صہ	۰		
۴	جان محمد صاحب ساکن ایضاً	۰	۰	عہ	۰		
۵	شیخ لوٹن صاحب ساکن پٹوری ضلع دربھنگہ	عصہ	۰	۰	۰		
	میزان کل	عصہ	۰	للو عہ	۰	۰	
	متعلق معین الندوہ بہار						
۱	سید شاہ نذیر الدین حسین صاحب خلف شاہ مظہر حسین صاحب رئیس بھیناسور بہار	۰	۰	۰	۰	۶ جلد	کتب درسیہ عربی

نمبر شمار	اسماے عطاء کنندگان	دار العلوم: نقد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کتب	کیفیت
۲	منشی سید لطافت کریم صاحب وکیل منصفی	عہ	.	.	.	.	
۳	سید حمید الحق صاحب ساکن موضع نہر بہاری	.	.	صہ	ـ	ـ	
	میزان	عہ	.	صہ	.	جلد ۲۶	
	متعلق معین الندوہ مظفرپور						
۱	مولوی خلیل صاحب لکھری ضلع مظفرپور ڈاکخانہ راجہ پاکر	.	.	.	.	جلد ۶	تفسیر ابو سعود لہ قسطلانی لہ عینی لہ مسلم لہ کشاف لہ شرح کنز لہ
۲	سید ابو البرکات صاحب جتترار لعل گنج ضلع مظفرپور	.	.	۲صہ			
	میزان	.	.	۲صہ		جلد ۶	
	متعلق معین الندوہ بھاگلپور						
۱	ولایت حسین صاحب ساکن دیوہ بھاگلپور	.	.	صہ	.	.	
۲	منشی سخاوت حسین صاحب مختار سیول ضلع بھاگلپور	.	.	عہ	.	.	
۳	منشی سخاوت حسین صاحب ساکن سیول ضلع بھاگلپور	.	.	عہ	.	.	
	میزان	.	.	۲عہ			

نمبر	اسامی	دار العلوم: تعمیر	دار العلوم: [illegible]	دار العلوم: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متعلق ندوۃ العلماء لکھنؤ						
۱	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکم پور	ما	.	.	.	.	قیمت عمامہ مولوی دار حسن صاحب
۲	مولوی امیر امتیاز علی خانصاحب پنشنر رئیس امروہہ ضلع مراد آباد	.	.	عہ	.	.	
۳	مولوی عبد الجبار صاحب	.	.	عما	،	.	
۴	حافظ شیخ محمد احسن صاحب ساکن بنارس تلوکھن بازار۔ ازطرف خود و اہلیہ خود و فرزندان خود	.	سے				برائے یتیم خانہ
	میزان	ما	سے	للعہ			
	میزان کل	۵۱۵۳ [illegible]	۳۱ [illegible]	۳۸۵۰ [illegible]	۱۲۱۱ [illegible]	[illegible]	.
	میزان کل اقسام	۴۸۳۴ [illegible]					



فہرست بابت سرمایہ دار العلوم و وظائف طلباء موعودہ و موصولہ دفتر معین الندوہ اسلام پور

نمبر شمار	اسمائے عہدہ کنندگان	رقم موعودہ	وصول	باقی
۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	سما،	سما،	۔
۲	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ خلف حاجی میر احمد حسین مرحوم مقیم دریں بانس بگیہ	ماعہ	ماعہ	۔
۳	مولوی غضنفر علیخان صاحب رئیس پنہر	ماعہ	۔	ماعہ
۴	مولوی محبوب حسن خانصاحب رئیس پنہر	ما،	ما،	۔
۵	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	ما،	ما،	۔
۶	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین	ما،	ما،	۔
۷	مولوی محمد محسن صاحب رئیس ملاہی آنریری مجسٹریٹ جہان آباد	ما،	۔	ما،

نمبر شمار	اسمائے عہدہ کنندگان	رقم موعودہ	وصول	باقی
۸	حافظ عبد الرشید صاحب رئیس انڈھوس	محہ	۔	محہ
۹	منشی عبد الکریم صاحب رئیس لونہڈہ	محہ	محہ	
۱۰	مولوی عبد الرحمن صاحب رئیس کاکو آنریری مجسٹریٹ جہان آباد	صہ	۔	صہ
۱۱	منشی عبد الوہاب صاحب زمیندار پچھانا	عـہ	عـہ	۔
۱۲	منشی ظہور الحق صاحب مختار سب ڈویزن بتیا ضلع چمپارن	عـہ	عـہ	۔
۱۳	شاہ محمد قاسم صاحب رئیس ارار و رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر	عـہ	عـہ	۔
۱۴	شاہ بدیع الدین صاحب رئیس ایضاً	عـہ	عـہ	۔

نمبر شمار	اسمائے وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ	وصول	بقیہ
۱۵	سید رضا حید رضا صاحب رئیس بانس بیگہ	لہ	لہ	۔
۱۶	مولوی مجیب الحق صاحب زمیندار امیر گنج	ے	۔	لہ
۱۷	مولوی سید شاہ ابو الفتح سراج الدین محمد عبد القادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور	صہ	صہ	۔
۱۸	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار پٹھانا	صہ	صہ	۔
۱۹	مولوی عبد الرؤف صاحب نائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ پٹھانا	صہ	صہ	۔
۲۰	منشی مظہر الحق صاحب زمیندار پٹھانا	صہ	صہ	۔
۲۱	ایک بزرگ جنکو اظہار نام منظور نہیں	صہ	صہ	۔
۲۲	منشی عبد الحق صاحب زمیندار پٹھانا	للعہ	للعہ	۔
۲۳	حافظ عزیز الحق صاحب زمیندار پٹھانا	عما	عما	۔

نمبر شمار	اسمائے وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ	وصول	بقیہ
۲۴	منشی کبیر الحق صاحب جمعدار تھانہ اسلامپور کوملو ضلع آرہ	عما	عما	۔
۲۵	شیخ جھوس ساکن عطا سرائے ضلع پٹنہ	عما	عما	۔
۲۶	منشی حنیف صاحب منصرم تھانہ اسلام پور	صہ	عہ	۔
۲۷	منشی بدر الدین صاحب وکیل صاحب ڈویزن بانکا بھاگلپور	عہ	عہ	۔
۲۸	میان منگن ساکن لوہنڈہ	عہ	عہ	۔
۲۹	ملک عبد العزیز صاحب حال مقامی بین	عہ	عہ	۔
۳۰	شیخ باقر علی صاحب ساکن محمد پور	عہ	عہ	۔
۳۱	مولوی حافظ شہود الحق صاحب سجادہ نشین پیر بیگہ	عہ	عہ	۔
۳۲	شیخ مراد علی صاحب ساکن تخت پور	عہ	عہ	۔
۳۳	ملک بہوڑی صاحب ساکن چنڈی ڈاکخانہ اسلامپور	عہ	عہ	۔
۳۴	ملک فرحت حسین صاحب ساکن بین	۸ر	۸ر	۔

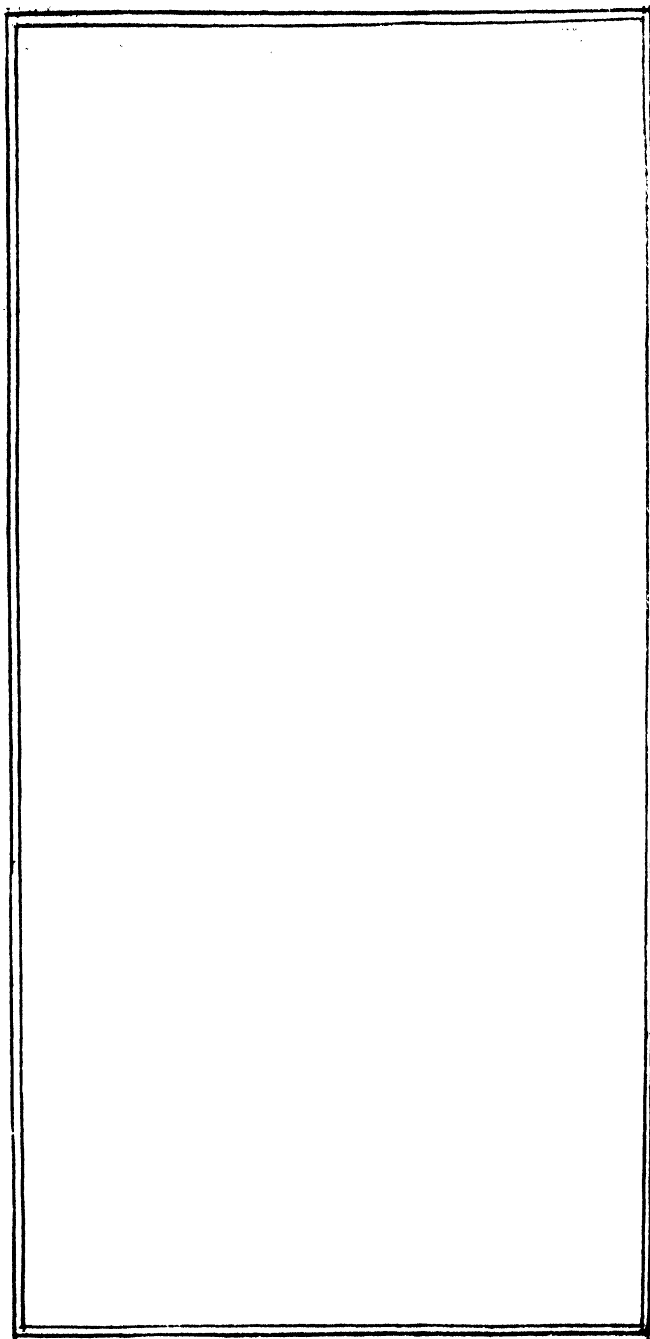
نمبر	اسمائے عدہ کنندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۵	شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن مخدوم پور	۸ر	۸ر	۰
۳۶	شیخ حسن علی صاحب ساکن "	۸ر	۸ر	۰
۳۷	شیخ نظیر احسن صاحب ساکن محی الدین پور کھیرا	۸ر	۸ر	۰
۳۸	میر رحیم بخش صاحب ساکن بین	۱۹ر	۱۶ر	-
۳۹	شیخ نور علی صاحب ساکن مخدوم پور	۶ر	۶ر	۰
۴۰	ملک تبارک حسین صاحب ساکن بین	۴ر	۴ر	۰
۴۱	شیخ تھو صاحب ساکن مخدوم پور	۴ر	۴ر	۰
۴۲	شیخ نظیر علی صاحب ساکن لکھیا	۴ر	۴ر	۰
۴۳	شیخ سخاوت حسین صاحب ساکن موضع اتھو ضلع گیا	۴ر	۴ر	-
۴۴	شیخ بدھو صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا	۴ر	۴ر	۰
۴۵	شیخ مرادن ساکن عطا سرائے	۴ر	۴ر	۰
۴۶	شیخ عبدالوحید صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا	۴ر	۴ر	۰
۴۷	مٹھو رنگریز ساکن مخدوم پور	۲ر	۲ر	۰
۴۸	سید ولی الحق صاحب موضع اتھوا ضلع گیا	۲ر	۲ر	۰
۴۹	مرسلہ جناب مولوی سید شاہ محمد عمر صاحب زر چندہ بحساب فی کس [illegible]	عہ ۴ر	عہ ۴ر	۰
۵۰	بابو کمال صاحب زمیندار سکی پور ضلع مونگیر	عہ	عہ	۰
	میزان کل	۱۴۴۴ ... ۱۴ر	۹۰۸ ... ۱۴۴ر	۲۴۴

بابت وظیفہ طلبائے غیر مستطیع دارالاقامہ موعودہ دوامی معرفت معین الندوہ اسلامپور

نمبر شمار	اسمائے عہد کنندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور	سہ	سہ	۰
۲	محبوب حسن خانصاحب رئیس بہار	سہ		سہ

[illegible]	اسمائے وعدہ کنندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسمائے عطیہ کنندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بہن	عه	.	عه	۷	اصحاب پٹھانا ضلع پٹنہ بواسطہ مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ پٹھانا	عه	.	عه
۴	مولوی عبدالرحمن صاحب رئیس کاکو	عه	عه	.					
۵	حافظ عبدالرشید صاحب رئیس اندھوس	عه	.	عه					
۶	مولوی شاہ سراج الدین محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور ضلع پٹنہ	عه	.	عه					
						میزان	۱۶۲ [illegible]	۷۵ [illegible]	۸۷ [illegible]





قواعد دار العلوم اسلامیہ

داخلۂ طلبا

۱- دار العلوم کے ابتدائی درجہ کی اول جماعت مین وہ طلبا لئے جاوینگے جنکا سن پندرہ برس سے زیادہ نہو مگر خاص خاص حالتون مین کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

۲- جو طلبا دوسرے یا تیسرے درجہ مین داخل ہونیکی لیاقت رکھتے ہونگے انکی عمر پر بلحاظ انکی ختم شدہ خواندگی کے لحاظ کیا جائیگا

۳- وہ فارسی مین اتنی استعداد رکھتے ہون کہ صرف و نحو عربی کی ابتدائی کتابین فارسی مین بخوبی سمجھ سکین۔

۴- (الف) ہر ایک طالب العلم کو بغرض اندراج نام نقشۂ مندرجۂ ذیل بعد خانہ پری کے داخل کرنا ہوگا نام مع ولدیت سکونت عمر کہان پڑھا ہی کیا پڑھا ہی کسی درجہ مین پڑھنا چاہتا ہی نسبت چال چلن کے کسی معتبر کی تصدیق

(ب) یہہ نقشہ مہتمم دار العلوم کے پاس جسکے یہہ کام سپرد ہو پیش ہوگا اور مہتمم دار العلوم نقشہ مذکور کو اوس درجہ کی مدرس کے پاس بغرض جانچ اور رپورٹ کے بھیجدیگا جسکے متعلق یہہ نقشہ ہوگا اور مہتمم دار العلوم بعد آنی رپورٹ اور اپنے اطمینان حاصل کرنے کے حکم مناسب دیگا اور نقشہ دفتر مین محفوظ رہیگا۔

قیام دار الاقامہ

۵- دار الاقامہ مین رہنے والے طلبا وہی ہونگے جنکی عمر دس برس سے کم نہو

۶- مستطیع طلبا سے بابت اخراجات سکونت و خورونوش وغیرہ کے ۵ ماہوار لئے جائینگے۔

۷- اگر کوئی طالب العلم بوجہ ضرورت خاص کے یہہ خواہش کریگا کہ مین صرف ایک وقت کھانا دار الاقامہ مین کھانا چاہتا ہون تو بمعاوضہ نصف فیس کے اُسکی یہہ خواہش پوری کیجائیگی۔

۸- وظیفۂ اعانت کی مقدار جو غیر مستطیع طلبا کے لئے اہل ہمت سے لیا جائیگا ۵ ماہوار ہوگی۔

۹- دار الاقامہ مین رہنے والے طلبا کسیطرح مجاز نہونگے کہ بغیر اجازت مہتمم دار الاقامہ کے دار الاقامہ سے باہر جائین

۱۰- دار الاقامہ مین رہنے والے طلبا کو ایک خاص اسلامی لباس اختیار کرنا ہوگا اور کھانا سب یکجا ہوکر کھائینگے

وظائف

۱۱- دار العلوم مین وظائف حسب تصریح ذیل ہونگے۔

(الف) "وظیفۂ اعانت" یہہ وہ وظیفہ ہوگا جو غیر مستطیع شائق طلبا کو بمعاوضہ مصارف دار الاقامہ کے عطا کیا جائیگا

(ب) "وظیفۂ لیاقت" یہہ وہ وظیفہ ہوگا جو اون طالب العلمونکو دیا جائیگا جو سالانہ امتحان مین نمایان کامیابی حاصل کرینگے۔

(ج) چند وظیفے اس شرط پر دئے جائینگے کہ جو طالب العلم تفسیر یا حدیث یا فقہ یا ادب مین سب

طالب العلمون سے اول رہیگا اوسکو دیا جائیگا۔ اور جو بزرگان قوم اس قسم کے وظائف جاری کرنا چاہینگے وہ اونھین فنون کی تخصیص کے ساتھ اُنکے نام سے موسوم ہونگے۔

۱۲۔ ہر قسم کے وظائف مین شرائط دستور العمل دار العلوم کی پابندگی ہوگی اور خاص اُنکو شرائط وظیفہ دہندگان کا لحاظ ہوگا

۱۳۔ ہر ایک شخص جو وظیفۂ اعانت پانیکی درخواست دیگا اوسپر لازم ہوگا کہ سبب استطاعتی کی قابل اطمینان شہادت پیش کرے۔

۱۴۔ ہر ایک وظیفہ پانیوالے امدد دار الاقامہ مین رہنے والے طالب العلم کو اُن قواعد و ضوابط کی پابندی کرنا ہوگی جو وقتاً فوقتاً ارکان انتظامی منظور کرینگے۔

طریقۂ تعلیم

۱۵۔ دار العلوم کے درجۂ ابتدائی کی تعلیم تین سال مین ختم ہوگی۔

۱۶۔ اس ابتدائی درجہ مین علم مندرجۂ ذیل کی کتابین پڑھائی جائینگی۔ صرف نحو ادب بلاغت منطق کلام اخلاق فقہ فرائض تفسیر حدیث تاریخ حساب ہندسہ۔

۱۷۔ علوم مندرجہ بالا کی تعلیم مین بتدریج ترقی ہوگی اور اس ترقی کا معیار سالانہ امتحان ہوگا۔

۱۸۔ علاوہ اُس تعلیم کے جو کتابون کے سبق سے ہوگی یہ طریقہ بھی زیر عمل رہیگا کہ بعض خاص علوم مین اُستاد ایک بلند مقام پر بیٹھکر زبانی تقریر کریگا اور مہینے مین دو بار طلبا کو دار المخاطبہ مین جمع ہوکر کسی علمی مضمون پر تقریر کرنا ہوگا جسکا مضمون ایک ہفتہ پیشتر سے متعین کردیا جائیگا اور تقریر کے وقت ایک مدرس موجود رہیگا تاکہ وہ اصول تقریر سے باہر نجانے پائین۔

۱۹۔ درجۂ ابتدائی کے سال دوم سے عربی مین بات چیت کرنے اور لکھنے کی مشق کرائی جائیگی۔

انضباط اوقات طلبائے دار الاقامہ

۲۰۔ دار الاقامہ مین جو طلبا رہینگے اونکو مفصلۂ ذیل امور کا پابند رہنا ہوگا۔ (الف) نماز فجر (ب) تلاوت قرآن شریف ۳۰ منٹ (ج) مشق قرأت و تجوید ۳۰ منٹ (د) آموختہ پڑھنا اور سبق یاد کرنا ۲ گھنٹہ ۹ ½ بجے تک (ہ) کھانا ۳۰ منٹ (و) تعلیم مدرسہ مع نماز ظہر و ناشتہ ۶ گھنٹہ ۴ بجے تک (ز) ورزش جسمانی مغرب تک (ح) مطالعہ کرنا اور سبق یاد کرنا ۲ گھنٹہ ۸ ½ بجے تک (ط) نماز عشا و طعام ۱ گھنٹہ (ی) سونا ۴ بجے تک

نمونۂ نقشہ جسکی خانہ پری مطلوب ہے

نام مع ولدیت	سکونت	عمر	کہان پڑھا ہے	کیا پڑھا ہے	کس درجہ مین پڑھنا چاہتا ہے	نسبت چال چلن کے کسی معتبر کی تصدیق

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس [illegible] بہ یک وقت [illegible] کتابیں [illegible] ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ ارکان مجلس انتظامی [illegible] کر سکیں گے۔

عہدہ داران جامعہ [illegible]

۲۔ [illegible] جامعہ عثمانیہ و کلیات [illegible] پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ [illegible] اور طلبہ ریسرچ

[illegible] دو کتابیں [illegible] ایک ماہ [illegible]

۳۔ طلبہ ایم اے ال ال بی و [illegible] کتابیں [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

باقی طلبہ [illegible] کتابیں ایک ہفتہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکیں گے [illegible] حسب [illegible]

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو [illegible] فی کتاب [illegible] لیا جائیگا۔

[illegible] کتابیں [illegible] یکمشت [illegible]

۵۔ [illegible] کتاب گم [illegible] کتاب کا ادا کرنا لازم ہے۔

[illegible] کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible] قیمت ادا کرنی پڑے گی

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا [illegible] منع ہے

۷۔ [illegible] ہوگا۔

۸۔ قلمی نسخے [illegible] کی کتابیں [illegible] نہیں [illegible] فقط